اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

401

تار کا پتہ الفضل قادیان

رجسٹرڈ ایل ۳۵۸

الفضل قادیان

ایڈیٹر: غلام نبی

The ALFAZL QADIAN.

قیمت سالانہ للعہ پیشگی اندرون ہند

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند

نمبر ۱۴۵	مورخہ ۷ جون ۱۹۳۲ء یوم سہ شنبہ	مطابق یکم صفر ۱۳۵۱ھ	جلد ۱۹

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔

ملک معظم کی سالگرہ کی تقریب پر ۴۔جون کو مرکزی دفاتر اور مدرسوں میں چھٹی منائی گئی۔

چوہدری حاکم علی صاحب آف چک پنیار ضلع سرگودہ کی لڑکی صفیہ بیگم جو گرلز ہائی سکول قادیان کی چوتھی جماعت میں تعلیم پاتی تھی۔ ۳۰۔جون کی شب کو پڑھ رہی تھی۔ کہ اچانک کپڑوں پر لیمپ الٹ گیا۔ اور آگ لگ گئی۔ اگرچہ آگ بجھانے کی فوراً کوشش کی گئی۔ مگر شعلوں نے جسم کو جھلسا دیا۔ اور معصوم بچی دوسرے روز وفات پا گئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جنازہ پڑھایا۔ ہمیں اس حادثہ میں چوہدری صاحب موصوف اور ان کے خاندان سے دلی ہمدردی ہے۔

کشمیر کی مجوزہ اسمبلی کے ارکان

مختلف فرقوں کے ممبروں کی تعداد

مسٹر گلینسی کی صدارت میں کشمیر کے لئے آئینی اصلاحات پر غور کرنے کے لئے جو کمیٹی بنی تھی۔ اس کی سفارشات شایع ہو گئی ہیں جن کے مطابق کشمیر کی مجوزہ اسمبلی ساٹھ ارکان پر مشتمل ہو گی۔ جن میں سے تینتیس منتخب شدہ ہونگے۔ اور بائیس نامزدہ۔ پانچ وزراء بہ حیثیت عہدہ اس کے ممبر ہونگے۔ منتخب شدہ ممبروں کی فرقہ وار تفصیل یہ ہے:-

صوبہ	مسلمان	ہندو	سکھ	بدھ
صوبہ کشمیر	۱۱	۴	-	-
صوبہ جموں	۷	۷	۱	-
صوبہ گلگت	۱	-	-	-
صوبہ لداخ	۱	-	-	۱
میزان	۲۰	۱۱	۱	۱

نامزدہ ممبروں میں سے پانچ وزیر ہونگے۔ جو بہ حیثیت عہدہ ممبری کے حقدار ہوں گے۔ بقیہ بائیس نامزدہ ممبروں میں سے غیر سرکاری ممبروں کی تعداد ایک تہائی سے کم نہ ہو گی۔ اور سب ممبر سرکاری ہونگے۔ سفارشات میں یہ بھی لکھا ہوا ہے۔ کہ نامزدگی کے معاملہ میں مہاراجہ صاحب مختار کل ہونگے۔ وہ جس شخص

دیجائیں گے نامزد کر دئیے گئے ہ

اس سلسلہ میں مہاراجہ بہادر نے جو فرنچائز کمیٹی بنائی ہے۔ وہ حسب ذیل ممبروں پر مشتمل ہے:۔

(۱) سر برجور دلال پریذیڈنٹ۔ (۲) مسٹر ایل ڈبلیو جارڈین۔ وائس پریذیڈنٹ (۳) خان بہادر شیخ عبد القیوم ممبر (۴) ٹھاکر کرتار سنگھ ممبر۔ (۵) رام ناتھ شرما سیکرٹری ہ

کمیٹی کے وظائف کی تفصیل یہ بتائی گئی ہے:۔

(۱) فرنچائز کے مختلف اوصاف کی تحقیقات ہ

(۲) ان اوصاف کی بنا پر ضروری اعداد و شمار کی فراہمی ہ

(۳) مجوزہ اسمبلی کے ممبروں کے اوصاف یا ممبر نہ بن سکنے کے قواعد کی تعیین کمیٹی مندرجہ بالا امور کے متعلق کشمیر و جموں کی رعایا کے تمام طبقات سے زبانی یا تحریری شہادتیں لینے کی مجاز ہوگی۔ صدر یا نائب صدر کمیٹی ریاست کے جس باشندے کو چاہیں گے۔ بلا کر زبانی یا تحریری شہادت لے سکیں گے۔ اور صدر یا نائب صدر ۔۔۔ کہ وہ شہادت علی روس الاشہاد لیں۔ یا صیغہ راز میں لیں۔ صدر۔ یا نائب صدر ریاست کے کسی وزیر یا محکمے کے حاکم اعلےٰ یا افسر سے کمیٹی کی اغراض کے مطابق ضروری معلومات طلب کر سکتے ہیں ہ

اخبار احمدیہ

صداقت مسیح موعودؑ کے متعلق خواب

برادر گل محمد صاحب سوکڑ ضلع ڈیرہ غازیخان سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں لکھتے ہیں:۔ میں نے استخارہ حسب فرمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام مندرجہ کتاب نشان آسمانی صفحہ ۳۸۔ دو ہفتہ تک کیا۔ شب عید الاضحیٰ کو دو رکعت نفل ادا کر کے سو گیا پہلی دفعہ بحالت خواب مجھے اردو میں بتایا گیا۔ کہ مرزا صاحب صادق ہیں۔ دوسری بار فارسی میں مرزا صاحب مرد بیست صادق۔ اور تیسری دفعہ پنجابی میں جو یاد نہیں رہا۔ مگر ہر دفعہ مجھے ایک زبردست جھٹکا لگتا۔ اور ہر جنبش کے وقت میں بیدار ہو جاتا۔ اس وقت میں غیر احمدی تھا۔ مگر تحقیق میں لگا ہوا تھا۔ اس خواب سے میرا ایمان پختہ ہو گیا۔ اور میں حضور کے ہاتھ پر جماعت احمدیہ میں داخل ہوتا ہوں۔ میری استقامت کے لئے دعا فرمائی جائے ہ

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کی ما تحت خلافت کی تصویر

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کی ایسی تصویر کی ضرورت ہے۔ جو زمانہ خلافت میں لی گئی ہو اگر کوئی دوست ایسی تصویر بھیج سکیں۔ تو بے حد ممنون ہونگا۔ اصل کاپی انہیں واپس بھیج دونگا۔ انشاء اللہ العزیز ہ

خاکسار عبد الوہاب خلف حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ۔ قادیان

ارسال حج کرنیوالے احمدی

ارسال ہماری جماعت کے مندرجہ ذیل اصحاب نے فریضہ حج کی ادائگی کا شرف حاصل کیا ہے۔ اور بخیریت واپس آئے ہیں:۔

(۱) ملک نور الدین صاحب قادیان (۲) اہلیہ صاحبہ ملک نور الدین صاحب (۳) ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب انڈین ملٹری ہاسپٹل کیمبل پور (۴) حکیم فضل الرحمن صاحب قادیان۔ (۵) خان بہادر فقیر محمد خاں صاحب ایگزیکٹو انجنیئر ضلع پشاور۔ (۶) مسٹر عمر صاحب۔ میڈیکل سٹوڈنٹ لنڈن۔ (۷) محمد بخش صاحب ڈرائیور جہلم۔ (۸) اہلیہ صاحبہ محمد بخش صاحب جہلم۔ (۹) ملک غلام حسن صاحب گھوگھیاٹ ضلع شاہ پور (۱۰) ملک مولا بخش صاحب آنریری مجسٹریٹ گورالی۔ گجرات ہ

تصحیح

اخبار الفضل نمبر ۱۳۶ میں ستمبر ۱۹۳۱ء میں حصہ وصیت ادا کرنے والوں کی جو فہرست شائع ہوئی ہے۔ اس میں میرے قبلہ والد صاحب بزرگوار ماسٹر ۔۔۔ صاحب کے ۔۔۔ روپیہ کے بالمقابل گوجرانوالہ لکھا گیا ہے۔ اس کی بجائے گجرات چاہئے۔ خاکسار میاں محمد یوسف سپرنٹنڈنٹ پنجاب سول سیکرٹریٹ شملہ ہ

تبادلہ

(۱) بابو عبد الحی خان صاحب لکھتے ہیں۔ کہ میری تبدیلی لاہور سے بطور پوسٹ ماسٹر جالندھر شہر ہو گئی ہے۔ جو بزرگان دین اس طرف تشریف لائیں۔ خاکسار کو ڈاکخانہ جالندھر شہر میں ضرور ملکر جایا کریں۔

(۲) میرا تبادلہ فیروز پور سے راولپنڈی ہو گیا ہے۔ جو احمدی دوست اس طرف گذریں۔ وہ مجھے ضرور ملا کریں۔ نیز جو جماعتیں ٹریکٹ وغیرہ شائع کریں وہ چند کاپیاں میرے نام بھیجا کریں۔ خاکسار محمد عبد اللہ کلرک آئی اے اوسی

تلاش عزیز

میرا لڑکا نبی احمد طالب علم جماعت چہارم مدرسہ احمدیہ قادیان بورڈنگ احمدیہ سے ۲۶ مئی ۱۹۳۱ء سے غائب ہے جس دوست کو ملے۔ وہ قادیان پہنچا دے۔ خرچ ادا کر دیا جائیگا۔ عمر ۱۳-۱۴ سال۔ رنگ گندمی سفیدی مائل۔ سامنے کا ایک دانت ٹوٹا ہوا۔ اس کے ہمراہ ایک اور لڑکا محمد اسمٰعیل نام عمر ۱۲-۱۳ سال۔ رنگ سانولہ ہے

خاکسار غلام محمد چک $\frac{30}{110}$ ڈاک خانہ چک $\frac{31}{110}$ ضلع منٹگمری ہ

نارتھ بنگال میں تبلیغ احمدیت کا شاندار جلسہ

۲۳ مئی ۳۱ء کو ایک معزز غیر احمدی کی دعوت پر ایک تبلیغی جلسہ بمقام پائیلسٹر منعقد ہوا جس میں مولوی سید سعید احمد صاحب نے قریباً ۲ گھنٹہ صداقت مسیح موعودؑ پر لیکچر دیا۔ اور وفات مسیح کے مسئلہ پر سوالات کے جواب بھی دیئے گئے۔

خاکسار ایثار الدین بسنت پور۔ بنگال ہ

شادی کے موقعہ پر تبلیغ

۱۸ مئی کو مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری میری ہمشیرہ کی شادی پر موضع کوردوال ضلع سیالکوٹ تشریف لائے۔ اور موضع رورس میں انجمن اصلاح المسلمین کے زیر اہتمام اتحاد و اتفاق و فضائل صحابہ کرام پر لیکچر دیا۔ شادی پر ہمارے جو رشتہ دار جمع تھے۔ انہیں مولوی صاحب نے صداقت ۔۔۔ لیکچر کے ذریعہ اور انفرادی طور پر بھی خوب تبلیغ کی۔ خاکسار قاضی محمد نذیر لائل پور

تبلیغی ٹریکٹوں کی ضرورت

جو دوست یا جماعتیں تبلیغی اشتہار یا پمفلٹ شائع فرمائیں۔ وہ چند کاپیاں جماعت احمدیہ دیپالپور کے نام بھی ارسال کر دیا کریں۔ خاکسار چوہدری فضل الٰہی پریزیڈنٹ انجمن احمدیہ دیپالپور ضلع منٹگمری ہ

سپاس تعزیت

والد محترم حکیم محمد حسین صاحب قریشی موجد مفرح عنبری (مرحوم مغفور) کی وفات حسرت آیات پر جن احباب نے مجھ سے و دیگر پسماندگان سے بذریعہ خطوط و تار اظہار ہمدردی فرما کر محبت قلبی کا ثبوت دیا ہے۔ اُن سب کا ہم تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ اپنے فضل و کرم سے ان کو اس کا اجر عطا فرمائے۔ خاکسار حکیم محمد یعقوب قریشی لاہور

خانیوال میں جلسہ

۷-۸ جون کو خانیوال ضلع ملتان میں جلسہ ہوگا۔ گو یہ اطلاع تنگ وقت میں دی جا رہی ہے۔ مگر ابھی گنجائش ہے۔ کہ اس جلسہ کو کامیاب بنانے کے لئے کوشش کی جائے۔ نائب مہتمم تبلیغ ضلع ملتان خصوصیت سے توجہ کریں۔ ۹ جون محمود آباد میں جلسہ ہوگا۔

معذرت

میں دہلی میں کونسل مسلم لیگ سے فارغ ہو کر قادیان جانے کو طیار تھا۔ اور راستہ میں بعض احباب کو ملاقات کے واسطے خط لکھ چکا تھا۔ کہ اچانک حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا حکم شملہ جانے کا ملا۔ اس واسطے میں شملہ آگیا ہوں۔ اور غالباً ایک ہفتہ یہاں قیام رہے گا۔ بیماری کی خلش ہنوز باقی ہے احباب سے درخواست دعا ہے۔ خاکسار محمد صادق۔

ضلع لائلپور کی جماعتیں توجہ کریں

لائلپور کے ضلع میں تبلیغ کا جو کام ہو۔ اس کے متعلق انصار اللہ کے سیکرٹری صاحبان ہر پندرہ روز کے بعد اپنے کام کی رپورٹ مجھے روانہ فرمایا کریں۔ تا کہ مرکز میں اطلاع دی جا سکے۔ نیز انسپکٹر صاحبان تبلیغ مطلع فرمائیں۔ کہ ان کے علاقہ میں کون کون سے مقامات پر شاندار تبلیغی جلسہ منعقد کیا جا سکتا ہے۔ جہاں جماعتیں بھی آسانی سے شامل ہو سکیں۔ اور غیر احمدی بھی کثرت سے آسکیں۔ خاکسار قاضی محمد نذیر نائب مہتمم تبلیغ ضلع لائل پور

ملازمت کی ضرورت

ایک منشی جو کہ حساب کتاب بہی کھاتہ ہندی اردو میں پورا ماہر ہونے کے علاوہ شریف اور دیانتدار احمدی ہے۔ ملازمت کا خواہشمند ہے۔ ضرورت مند اصحاب امیر جماعت احمدیہ امرتسر سے خط و کتابت کریں ہ

درخواست ہائے دعا

(۱) برادرم عبد الغنی صاحب کچھ دنوں سے سخت بیمار ہیں۔ اور ہسپتال میں داخل کئے گئے ہیں انجمن احمدیہ بمبئی کے متعدد کام ان کی ذات سے وابستہ ہیں۔ ان کی صحت کے لئے احباب دعا کریں۔ خاکسار حامد از بمبئی۔ (۲) میری اہلیہ صاحبہ کی آنکھیں عرصہ سے خراب ہیں۔ دعائے صحت کی جائے۔ خاکسار محمد شفیع مہتہ ۔۔۔ ضلع سرگودھا

(۳) میں نے امسال الیف اے کا امتحان دیا ہے۔ احباب کامیابی کیلئے دعا فرمائیں۔ خاکسار محمد ابراہیم ناصر قادیان (۴) مولوی غلام محی الدین صاحب مولوی فاضل ایک لمبے عرصہ سے مختلف عوارض میں مبتلا رہیں۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار رحیم بخش (۵) میرا بھائی محمد سمیع اللہ عرصہ سے بیمار ہے اس کی صحت کے لئے احباب سے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔ خاکسار محمد شفیع ۔۔۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

نمبر ۱۴۵ | قادیان دارالامان مورخہ ۷ جون سنہ ۱۹۳۲ء | جلد ۱۹

جناب چودہری ظفراللہ خاں صاحب کا تقرر

اور

ہندو پریس

جناب چودہری ظفراللہ خاں صاحب کے وائسرائے ہند کی اگزیکٹو کونسل کا ممبر منتخب ہونے پر جہاں اسلامی حلقوں اور اسلامی پریس میں خوشی اور مسرت کے جذبات پائے جاتے ہیں۔ وہاں ہندو پریس بے طرح جھنجھلا رہا ہے۔ اور بظاہر "حیرت" کا اظہار کرتا ہوا لیکن در اصل اپنی فتنہ انگیز روش سے کام لیتا ہوا لکھ رہا ہے۔ کہ

"مسلمان اپنا حق سمجھتے ہیں۔ کہ جس عہدے پر ایک بار کوئی مسلمان تعینات ہو جائے۔ پھر اس پر کوئی اور مقرر نہیں کیا جانا چاہیئے۔ وہ مسلمانوں کا موروثی حق ہو چکا ہے۔ عام طور پر مسلمانوں کی جگہ مسلمان مقرر ہوتے ہیں۔ لیکن اگر کسی حالت میں اس قاعدہ کی خلاف ورزی ہو جائے۔ تو مسلمان اس کے خلاف آسمان سر پر اٹھا لیتے ہیں۔ لیکن حیرت کی بات ہے۔ کہ سر فضل حسین کے رخصت پر جانے کی حالت میں وائسرائے ہند کی کونسل کی ممبری کا عہدہ مسلمان کی بجائے قادیانی کو دیا گیا ہے۔ اور کسی مسلمان نے چوں تک نہیں کی"

(پرکاش ۲۹ مئی)

فتنہ انگیزی کی کوشش

ہندوؤں کو مسلمانوں کے سیاسی اور ملکی حقوق و مفاد سے جس قدر ہمدردی ہے۔ وہ تو ظاہر ہی ہے۔ اور اسی کا پرتو ان الفاظ میں پایا جاتا ہے۔ جو "پرکاش" نے جناب چودہری ظفراللہ خاں صاحب کے تقرر کا ذکر کرنے سے قبل بطور تمہید لکھے ہیں۔ ان حالات میں اس تقرر پر کسی مسلمان کے چوں تک نہ کرنے کا ذکر کرنے سے "پرکاش" اور اسی قسم کے دوسرے اخبارات کی غرض مسلمانوں میں فتنہ پیدا کرنے کے سوا اور کچھ نہیں ہو سکتی۔

ہندوؤں کو مخالفت کا کیا حق ہے

اگر مسلمان اپنا حق سمجھتے ہیں۔ کہ جس عہدہ پر ایک بار کوئی مسلمان تعینات ہو جائے۔ پھر اس پر کوئی اور مقرر نہیں کیا جانا چاہیئے۔ وہ مسلمانوں کا موروثی حق ہو چکا ہے"۔ اور سر فضل حسین کے رخصت پر جانے کی حالت میں وائسرائے ہند کی کونسل میں جناب چودہری ظفراللہ خاں صاحب کے تقرر کو تمام مسلمانان ہند نے اس قدر پسندیدگی کی نظر سے دیکھا ہے۔ کہ خود "پرکاش" کو بھی لکھنا پڑا ہے۔ "مسلم پریس اس تقرر کو یہی نہیں۔ کہ نفرت کی نگاہ سے نہیں دیکھتا بلکہ نگاہ پسندیدگی سے دیکھتا ہے" تو پھر ہندوؤں کو اس کے خلاف بے ہودہ سرائی کرنے کا کیا حق ہے۔

بہترین تقرر

اپنے لئے کسی امر کے مفید یا مضر ہونے کا فیصلہ کرنا مسلمانوں کا اپنا کام ہے۔ اور جب انہوں نے جناب چودہری ظفراللہ خاں صاحب کے تقرر کے متعلق متفقہ طور پر مسرت اور پسندیدگی کا اظہار کر کے ثابت کر دیا ہے۔ کہ وہ اس تقرر کو ہر طرح موزوں اور اپنے لئے مفید یقین کرتے ہیں۔ تو ہندو پریس کا اس تقرر کے خلاف آواز اٹھانا جہاں یہ ظاہر کرتا ہے۔ کہ کسی معاملہ میں مسلمانوں کا اتحاد و اتفاق اسے گوارا نہیں۔ وہاں یہ بھی ثابت کرتا ہے۔ کہ مسلمانوں کے مفاد کے لحاظ سے یہ تقرر بہترین تقرر ہے۔ اور ہندو اسی وجہ سے اس کی اس قدر مخالفت کر رہے ہیں۔ ورنہ انہیں اس سے کیا۔ کہ کسی عہدے پر کوئی "قادیانی" مقرر ہوتا ہے۔ یا "غیر قادیانی" جبکہ وہ "قادیانی" اور "غیر قادیانی" دونوں کے متعلق ایک ہی لاٹھی چلانا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔

چودہری ظفراللہ خاں صاحب کی مخالفت کیوں

ہندوؤں کی اول تو یہ کوشش ہوتی ہے۔ کہ کسی سرکاری عہدہ پر کوئی مسلمان مقرر ہی نہ ہو۔ لیکن جب اس میں انہیں کامیابی کی صورت نظر نہ آئے۔ تو وہ یہ چاہتے ہیں کہ کوئی اعلیٰ عہدہ کسی قابل مسلمان کو نہ دیا جائے۔ بلکہ ایسے شخص کے سپرد ہو۔ جو ان کی چالبازیوں سے آگاہ نہ ہو سکے۔ اور نہ ان کا توڑ کر سکے۔ جناب چودہری ظفراللہ خاں صاحب کے معاملہ میں چونکہ ہندوؤں کو ان دونوں پہلوؤں سے سخت ناکامی ہوئی ہے۔ اور وہ ان کے متعلق یہ لکھ رہے ہیں۔ "چودہری ظفراللہ خاں فرقہ پرستی میں کسی بھی فرقہ پرست مسلمان سے پیچھے نہیں" (فرقہ پرستی سے ہندوؤں کی مراد مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت ہوتی ہے) اس لئے انہوں نے "قادیانی" اور "غیر قادیانی" کا سوال اٹھا کر مسلمانوں میں فتنہ انگیزی کی کوشش کی ہے۔ لیکن انہیں یاد رکھنا چاہیئے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے مسلمان ہندوؤں کی اس قسم کی شرارتوں سے خوب اچھی طرح واقف ہو چکے ہیں۔ اور وہ سیاسی معاملات میں فرقہ وارانہ اختلافات کو کوئی وقعت نہ دیتے ہوئے ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ مل کر رہیں۔ اور ہر اس امر کی متفقہ طور پر تائید کریں۔ جسے اپنے لئے مفید سمجھیں۔

مسلمانوں کی فرض شناسی

مسلمانوں کو یہ خوب اچھی طرح معلوم ہے۔ کہ ہندوان میں سے کسی ایک فرقہ کے سیاسی اور ملکی حقوق کے خلاف نہیں۔ بلکہ ہندوؤں کی مخالفت ہر اس شخص کے لئے ہے۔ جو مسلمان کہلاتا ہے۔ خواہ وہ "قادیانی" ہو۔ یا "غیر قادیانی" ہندوؤں کے نزدیک صرف مسلمان کہلانا ہی جرم ہے۔ اس لئے وہ ہر موقعہ پر تمام مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ ایسی حالت میں مسلمانوں کا یہی فرض ہے۔ کہ وہ متفقہ طور پر اپنے حقوق اور مفاد کی حفاظت کریں۔ اور نہایت ہی خوشی کی بات ہے۔ کہ مسلمانوں نے اپنے اس فرض کی اہمیت کو محسوس کر لیا ہے۔ اور وہ اس کی ادائگی میں کوشاں ہیں چونکہ یہ بات مسلمانوں کے خلاف ہندوؤں کے تمام منصوبوں۔ اور سازشوں پر پانی پھیرنے والی ہے۔ اور انہیں ہندوؤں کی دست برد سے بچا کر ترقی کی طرف لے جانے والی ہے۔ اس لئے وہ یہ چاہتے ہیں کہ جس طرح بھی ممکن ہو۔ مسلمانوں کو فرقہ وارانہ جھگڑوں میں الجھائے رکھیں۔ تاکہ وہ سیاسی معاملات میں متحد نہ ہو سکیں۔ اور ہندو ان کے تفرقہ اور اختلاف سے فائدہ اٹھا کر ان کے حقوق اور مفاد کو پامال کرتے رہیں۔ اسی بنا پر انہوں نے جناب چودہری ظفراللہ خاں صاحب کے تقرر کے خلاف فتنہ انگیزی کی کوشش کی ہے جس سے ان کی نیت کی خرابی۔ اور مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کی سعی کا ثبوت ملتا ہے۔

ہندوؤں میں مذہبی اختلافات

تعجب ہے۔ کہ جو لوگ مذہبی لحاظ سے آپس میں بے حد اختلافات رکھتے ہوئے۔ اور ایک دوسرے کو ویدک دہرم سے خارج کرتے ہوئے سیاسی معاملات میں متحد رہنا ضروری سمجھتے ہیں۔ اور اس کے لئے ان لوگوں کو بھی جنہیں آج تک ان کے مذہب نے انسان ہی نہیں قرار دیا۔ اور جن کا نام انہوں نے "اچھوت" رکھا ہوا ہے۔ اپنے گوشت کا پوست اور اپنا بھائی بتا رہے ہیں۔ حتیٰ کہ ان کے لڑکوں کے لئے اپنی لڑکیاں پیش کر رہے ہیں۔ وہ اختلاف عقائد کو

وجہ قرار دے کر سیاسی امور میں مسلمانوں کے اتحاد کے خلاف فتنہ پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہوئے ذرا نہیں شرماتے ؟

کسی آریہ کو کوئی سرکاری عہدہ نہیں ملنا چاہئیے

اگر عقائد کا اختلاف کوئی ایسی ہی چیز ہے۔ کہ اس کی وجہ سے سیاسی امور میں اتحاد نہیں ہو سکتا۔ تو "پرکاش" کو پہلے اپنے گھر کی طرف متوجہ ہونا چاہئیے۔ اور یہ لکھنا چاہئیے۔ کہ چونکہ آریوں میں۔ اور دوسرے ہندوؤں میں عقائد کے لحاظ سے زمین و آسمان کا فرق ہے ان کے ایک دوسرے کے متعلق ویدک دھرم سے برگشتہ ہونے کے اعلانات موجود ہیں۔ سناتنی ودوان آریوں کو اور آریہ جہاں سناتنی ہندوؤں کو ہندو دھرم سے خارج قرار دیتے ہیں۔ یہی حال ہندوؤں کے دوسرے فرقوں کا ہے۔ اس لئے ان کو کسی سیاسی معاملہ میں متحد نہیں ہونا چاہئیے۔ اور جب کسی سرکاری عہدہ پر کوئی آریہ مقرر ہو۔ تو تمام ہندوؤں کو اس کی سخت مخالفت کرنی چاہئیے اگر "پرکاش" ہندوؤں کو یہ تلقین کرنے کے لئے تیار نہیں اور اس صورت میں تیار نہیں۔ جبکہ مسلمانوں کی نسبت ہندوؤں کے مختلف فرقوں کے آپس میں ایک دوسرے سے بہت زیادہ اور بہت وسیع مذہبی اختلافات موجود ہیں۔ تو پھر مسلمانوں میں سیاسی امور کے متعلق "قادیانی" اور "غیر قادیانی" کا سوال پیدا کرنا اس کی انتہا درجہ کی شرارت اور بدنیتی نہیں۔ تو اور کیا ہے ؟

حقیقت کیا ہے ؟

حقیقت یہ ہے۔ کہ ہندو پریس پر یہ بات خوب اچھی طرح واضح ہو چکی ہے۔ کہ جماعت احمدیہ مسلمانوں کے سیاسی اور ملکی حقوق کی حفاظت کے لئے میدان عمل میں آ چکی ہے۔ اور اب ہندوؤں کے لئے مسلمانوں کے حقوق غصب کرنا اتنا آسان نہیں رہا جتنا پہلے تھا۔ بلکہ اب انہیں نگلا ہوا بھی سب کچھ اگلنا پڑے گا۔ اس وجہ سے وہ بات بات میں جماعت احمدیہ کی مخالفت کرنے۔ اور مسلمانوں میں فرقہ وارانہ فتنہ پیدا کرنے پر اتر آئے ہیں۔ مگر انہیں سمجھ لینا چاہئیے۔ ان کی یہ شرارت نہ تو جماعت احمدیہ کو مسلمانوں کی خدمت اور ان کے حقوق کی حفاظت سے باز رکھ سکتی ہے۔ اور نہ مسلمان ہندوؤں کی فتنہ انگیزی کا شکار ہو کر اپنے حقوق کو نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ بلکہ ہندوؤں کی اس قسم کی شرارتیں انہیں اور زیادہ اتفاق و اتحاد کی ضرورت کا احساس کرا رہی ہیں ؟

کشمیر کا محکمہ ڈاک اور مسلمان

یہ بات حیرت اور استعجاب کے ساتھ سنی جائے گی۔ کہ ریاست کشمیر کے نہ صرف ریاستی محکموں میں مسلمان ملازمین خال خال ہیں۔ بلکہ محکمہ ڈاک جو گورنمنٹ انگریزی کے زیر انتظام ہے۔ اس میں بھی مسلمانوں کی ویسی ہی کمی ہے۔ اور اس لحاظ سے یہ محکمہ بھی بالکل ریاستی محکمہ نظر آتا ہے۔ ہمیں بتایا گیا ہے۔ کہ مسلمانوں کی بار بار چیخ و پکار کے باوجود اس وقت سارے کشمیر ڈویژن میں چھ سات مسلمان ملازم ہونگے۔ اور وہ بھی چونکہ زمرہ کلرکان میں ہیں۔ اس لئے ہندوؤں کے عتاب کے نیچے وقت گزار رہے ہیں۔ گزشتہ ماہ مئی ۱۹۳۲ء میں جب موجودہ پوسٹ ماسٹر صاحب جنرل پنجاب دورہ پر کشمیر تشریف لیگئے۔ تو چند مسلمان کلرکوں نے ان کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنی حالت زار پیش کی۔ اور بتایا کہ محکمہ ڈاک خانہ میں ہندو اور مسلمان ملازمین کی نسبت ایک اور ساٹھ کی بھی نہیں ہے اس پر صاحب ممدوح نے از راہ عنایت وعدہ فرمایا کہ ڈائرکٹر جنرل سے مشورہ کر کے مزید مسلمان ملازم رکھنے کا انتظام کیا جائیگا۔ اب سنا جاتا ہے۔ کہ محکمہ ڈاک میں تخفیف ہونے والی ہے۔ اگر یہ درست ہے۔ تو ہم پوسٹ ماسٹر جنرل کی توجہ اس طرف مبذول کرانا ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ چونکہ کشمیر ڈویژن میں مسلمان ملازمین پہلے ہی آٹے میں نمک کے برابر بھی نہیں۔ اس لئے نہ صرف ان کو تخفیف کی زد سے بچایا جائے۔ بلکہ جب تک کم از کم وہی نسبت قائم نہ ہو جائے۔ جو ریاست نے ملازمتوں کیلئے مقرر کر دی ہے۔ اس وقت تک صرف مسلمانوں کو بھرتی کیا جائے ؟

مسلمانان کشمیر سے

ہمیں یہ معلوم ہو کر بے حد رنج اور صدمہ ہوا۔ کہ ۳۱ مئی ۱۹۳۲ء سری نگر میں ایک جلسہ کے بعد جس میں شریک ہونے کے لئے ہزاروں مسلمان جمع ہوئے تھے۔ بعض مسلمانوں میں کچھ جھگڑا پیدا ہو گیا اس کے متعلق ایسوسی ایٹڈ پریس کے ذریعہ جو اطلاع اخبارات میں شائع ہوئی ہے۔ وہ حسب ذیل ہے :-

"سری نگر یکم جون۔ کل ایک وعظ کے بعد جس کے سننے کے لئے ہزاروں اشخاص جمع ہوئے۔ شہید گنج کے قریب مسلمانوں کی دو جماعتوں کے درمیان سخت فساد ہو گیا جس میں تقریباً پانچ اشخاص زخمی ہوئے۔ اور ایک دوکاندار کو اس کے اپنے بیان کے مطابق لوٹ لیا گیا۔ طرفین نے ایک دوسرے پر پتھروں کی سخت بارش کی پولیس کی جمعیت اور فائر بریگیڈ وقت پر پہونچ گئے۔ ورنہ سخت بدامنی رونما ہونے کا اندیشہ تھا۔ میرواعظ یوسف شاہ اور شیخ محمد عبداللہ کے درمیان سیاسی اختلافات کے باعث دونوں جماعتوں میں کشیدگی ہے"

اگرچہ یہ الفاظ بتا رہے ہیں۔ کہ ایک معمولی سے معاملہ کو بڑھا چڑھا کر پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ تا کہ یہ بتایا جائے۔ کہ مسلمانان کشمیر آپس میں ایک دوسرے کا سر پھوڑنے اور خون بہانے میں مصروف ہیں۔ تاہم یہ ظاہر کرنے کا موقعہ بہم پہونچانے کی ذمہ واری تو انہی مسلمانوں پر عائد ہوتی ہے۔ جنہوں نے آپس میں جھگڑا پیدا کیا۔ اور ایک دوسرے کے خلاف ہاتھ اٹھائے۔ آپس کا جنگ و جدال کسی صورت میں بھی نفع بخش نہیں ہو سکتا۔ ہر وقت اور ہر حالت میں اس سے نقصان ہی پہونچتا ہے۔ لیکن اس وقت جبکہ ایک قوی اور زبردست مد مقابل سے معاملہ آ پڑا ہو۔ اس وقت آپس میں دست و گریباں ہونا تو اس قدر نقصان رساں ہے۔ کہ جس کی تلافی ناممکن ہے۔ مسلمانان کشمیر اس وقت سب سے زیادہ اپنی حالت سے واقف ہیں۔ اور وہ خوب جانتے ہیں۔ کہ اگر ان کے ظلم کی تلافی ہو گی۔ اگر وہ ستم سے بچ سکیں گے۔ اگر انہیں انسانی حقوق حاصل ہونگے۔ تو ان کے متحد اور متفق رہنے اور ہر قسم کی قربانی سے دریغ نہ کرنے سے۔ پھر جو لوگ مسلمانوں میں فتنہ انگیزی کرتے اور بھائیوں کو بھائیوں کے خلاف لڑنے کے لئے کھڑا کر دیتے ہیں۔ ان سے بڑھ کر مسلمانوں کا دشمن اور کون ہو سکتا ہے مسلمانان کشمیر کو چاہئیے۔ کہ اس نہایت ہی نازک وقت میں ایسے لوگوں کی باتوں میں نہ آئیں۔ جن کی غرض مسلمانوں میں تفرقہ اور انشقاق پیدا کر کے انہیں نقصان پہنچانا ہے۔ جو ان کی خیر خواہی اور ہمدردی کا لباس پہن کر دراصل ان کی تباہی و بربادی کے سامان پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ جو ذاتی اغراض و منافع پر قومی مفاد کو قربان کر دینے میں ذرا شرم محسوس نہیں کرتے۔ ایسے لوگوں کو قطعاً ان کے حال پر چھوڑ دیا جائے۔ اور اگر وہ کسی قسم کی شرارت کر کے مسلمانوں کو اشتعال دلانے کی کوشش کریں۔ تو بھی لڑائی جھگڑے سے پوری احتیاط کے ساتھ بچنا چاہئیے۔ کیونکہ اس وقت مسلمانوں کا آپس میں لڑنا سخت نقصان رساں ہے ؟

اس میں شک نہیں۔ کہ جب کوئی قوم سنبھالا لیتی ہے۔ اور اپنے رستہ سے روکیں ہٹا کر ترقی کی طرف قدم بڑھانے کی کوشش کرتی ہے۔ تو اس میں سے غدار اور قوم فروش بھی پیدا ہو جاتے ہیں۔ لیکن ایسے لوگوں کی سرکوبی کا وہ وقت نہیں ہوتا۔ جب قوم زندگی اور موت کی کشمکش میں مبتلا ہو۔ اور جب اس کا ایک لمحہ کے لئے بھی کسی اور طرف متوجہ ہونا سخت نقصان رساں ہوتا ہے بلکہ اس کے لئے موزوں وقت وہ ہوتا ہے۔ جب قوم کامیابی کی منزل پر پہنچ جائے۔ ہمارے کشمیری بھائیوں کو یہ بات خوب اچھی طرح مد نظر رکھنی چاہئیے۔ اور آپس میں کسی قسم کی لڑائی جھگڑا نہیں پیدا ہونے دینا چاہئیے ؟

عورتوں کی وراثت کا مسئلہ

کچھ عرصہ ہوا۔ ملک محمد الدین صاحب نے پنجاب کونسل میں ایک مسودہ قانون پیش کرنے کا نوٹس دیا تھا۔ لیکن بعض اعتراضات کی وجہ سے گورنر پنجاب کی منظوری حاصل نہ ہو سکی تھی۔ اب انہوں نے سرکاری و غیر سرکاری مدبرین کے مشورہ سے پھر مسودہ تیار کیا ہے۔ جس کے لئے ہز ایکسیلنسی گورنر پنجاب کی منظوری کی ضرورت ہے۔ چونکہ پنجاب میں اس وقت جبکہ مسلمانوں میں تعلیم کی کمی تھی۔ اسلامی قانون کی بجائے رواج کے مطابق تقسیم جائداد کا قانون قرار دیا گیا۔ جس کے لحاظ سے لڑکیوں کو والدین

احمدیت کے متعلق مضمون

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور علم تعبیر الرؤیاء

(۲)

ایک گذشتہ پرچہ میں اس امر پر روشنی ڈالی جاچکی ہے۔ کہ انبیاء علیہم السلام کو اللہ تعالےٰ جن فیوض آسمانی سے بہرہ مند فرماتا ہے۔ ان میں سے علم تعبیر الرؤیا بھی ہے۔ چنانچہ اسی ضمن میں بہت سے رؤیا و کشوف کی وہ تعبیریں بطور مثال پیش کی گئی تھیں جو مختلف اوقات میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے کشوف یا دوسروں کی خوابوں کے متعلق بیان فرمائیں۔ آج بھی اسی موضوع پر چند اور حقائق ہدیۂ احباب کئے جاتے ہیں :

ایک غلط خیال

خوابوں کے متعلق یہ خیال کیا جاتا ہے کہ سب سے پہلا معبر جو تعبیر بتلائے۔ وہی واقع ہو جاتی ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سامنے ایک دفعہ یہی امر پیش ہوا۔ تو آپ نے اس کی تردید کی چنانچہ البدر ۱۹۰۳ء میں لکھا ہے :۔

"ایک شخص نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے سوال کیا۔ کہ جب خواب بیان کیا جاتا ہے۔ تو یہ بات مشہور ہے۔ کہ سب سے اول جو تعبیر معبر کرے۔ وہی ہوا کرتی ہے۔ اور اسی بناء پر کہا جاتا ہے۔ کہ ہر کس و ناکس کے سامنے خواب بیان نہ کرنا چاہیئے حضور نے فرمایا۔ جو خواب مبشر ہے۔ اس کا نتیجہ انذار نہیں ہو سکتا اور جو منذر ہے۔ وہ مبشر نہیں ہو سکتا۔ اس لئے یہ بات غلط ہے کہ اگر مبشر کی تعبیر کوئی معبر منذر کی کرے۔ تو وہ منذر ہو جائیگا۔ اور منذر مبشر ہو جائیگا۔ ہاں یہ بات درست ہے کہ اگر کوئی منذر خواب آوے۔ تو صدقہ خیرات اور دعا سے وہ بلا ٹل جاتی ہے" (نمبر ۱۵)

خوابیں قضائے معلق کا رنگ رکھتی ہیں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ مسئلہ بھی بیان فرمایا ہے کہ خواب خواہ مبشر ہو۔ یا منذر۔ دونوں صورتوں میں قضائے معلق کے رنگ میں ہوا کرتی ہے یعنی مبشر خواب کے پورا ہونے کے لئے ضروری ہوتا ہے۔ کہ انسان اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کرتا رہے۔ اور اس کا فضل طلب کرے۔ اور منذر خواب کی صورت میں استغفار اور توبہ کرے۔ کیونکہ جہاں منذر خوابیں بہت دفعہ صدقہ وخیرات سے ٹل جایا کرتی ہیں۔ وہاں بعض مبشر خوابیں بھی بعض دفعہ کسی کوتاہی اور غفلت کی وجہ سے ٹل جاتی ہیں۔ پس دونوں صورتوں میں دعا اور انابت الی اللہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس بارے میں فرماتے ہیں :۔

"خواب ہر ایک انسان کو عمر بھر میں کبھی مبشر اور کبھی منذر ضرور آسکتے ہیں۔ مگر وہی قضاء مبرم اور فیصلہ کن نہیں ہوا کرتی۔ خدا تعالیٰ کی معرفت کا علم رکھنے والے جانتے ہیں۔ کہ قضا کبھی ٹل بھی جایا کرتی ہے۔ خواب کے حالات خواہ مبشر ہوں۔ یا منذر۔ دونوں صورتوں میں قضائے معلق کے رنگ میں ہوا کرتے ہیں۔ ان کے نتائج کے بر لانے یا رد کرنے کیواسطے ضروری ہے۔ کہ انسان خدا تعالےٰ کے حضور دعا کرے۔ کہ اگر یہ امر میرے واسطے مفید اور تیری رضا کا موجب ہے۔ تو تُو اسے جیسا مجھے خواب میں مبشر دکھایا ہے۔ ایسا ہی بشارت آمیز صورت میں پورا کر۔ ورنہ منذر ہے۔ تو اس کی خوفناک صورت سے اپنے آپ کو حفاظت میں رکھنے کے لئے بھی استغفار اور توبہ کرتا رہے اہل علم خوب جانتے ہیں۔ کہ قضا ٹل جایا کرتی ہے۔ اس لئے انسان پوری تضرع خشوع خضوع اور حضور قلب سے اور سچی عاجزی فروتنی اور درد دل سے اس سے دعا کرے۔ خواب میں دیکھے ہوئے معاملات کے متعلق خواہ وہ کسی رنگ میں رنگین ہوں۔ دونوں صورتوں میں دعا کی ضرورت ہے" (الحکم جلد ۷ نمبر ۱۴)

نیز فرماتے ہیں :۔

"اسباب کے لئے کہ مضمون خواب حیّز قوت سے حد فعل میں آوے۔ بہت سی محنتیں درکار ہیں۔ خواب کے واقعات اس پانی سے مشابہ ہیں۔ کہ جو ہزاروں من مٹی کے نیچے زمین کی تہ میں واقع ہے۔ جس کے وجود میں تو کچھ شک نہیں لیکن بہت سی جانکنی اور محنت چاہیئے۔ تا وہ مٹی پانی کے اوپر سے بکلی دور ہو جائے۔ اور نیچے سے پانی شیریں اور مصفٰی نکل آئے۔ ہمت مرداں مدد خدا۔ صدق و صفا سے خدا کو طلب کرنا موجب فتحیابی ہے۔ والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا" (الحکم جلد ۵ نمبر ۳۷)

تعبیر سمجھنے کا بہترین طریق

حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک جگہ خواب کی تعبیر سمجھنے کا طریق بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں :۔

"خواب کی تعبیر کا بہتر طریق خیالات کا معلوم کرنا ہے۔ کہ کس چیز میں کس شئے کا گمان ہو سکتا ہے۔ اور اس سے کیا مقصود ہوا کرتا ہے۔ (۱) کبھی ایسا ہوا کرتا ہے کہ مسمیٰ سے اسم کی طرف ذہن منتقل ہوتا ہے۔ جیسے ایک مرتبہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے آپ کو عقبہ بن رافع کے گھر میں دیکھا۔ اور اسی خواب میں آپکے پاس کوئی شخص ابن طاب (ایک خاص قسم کے چھوہارے) تازہ لایا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس کی یہ تعبیر فرمائی۔ کہ ہم دنیا میں رفعت یعنی سرفرازی اور آخرت میں عافیت کے ساتھ رہیں گے۔ اور ہمارا دین طیب یعنی پاکیزہ ہوگا۔ (۲) کبھی دو چیزوں میں التزام ہوتا ہے۔ اور ملزوم سے لازم کی طرف ذہن منتقل ہو جاتا ہے۔ جیسے کوئی شخص خواب میں اگر تلوار دیکھے۔ تو اس کی تعبیر قتال ہوگی۔ (۳) کبھی ایک وصف سے ایک ذات کیطرف جو اس وصف کے مناسب حال ہوتی ہے۔ منتقل ہوتی ہے۔ جس طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بعض شخصوں کو جن پر مال کی محبت غالب تھی۔ خواب میں سونے کے دو کنگن کی صورت میں دیکھا" (البدر جلد ۲ نمبر ۱۶)

پھر فرماتے ہیں :۔

"رؤیا کا معاملہ بھی عجیب ہے۔ پیچ در پیچ بات ہوتی ہے۔ اور الگ الگ رنگ ہوتا ہے۔ صحابہ کرامؓ کی شہادت کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے گائیوں کے ذبح ہونے کے رنگ میں دیکھا۔ حالانکہ خدا اس پر بھی قادر تھا۔ کہ خواب میں خاص صحابہؓ ہی دکھلا دیتا۔" (البدر جلد ۲ نمبر ۲۰)

مومن و کافر کے رؤیا کی تعبیر میں فرق

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس حقیقت پر بھی روشنی ڈالی ہے۔ کہ خواب کی تعبیر ہر شخص کے حال کے موافق مختلف ہوتی ہے۔ بالکل ممکن ہے۔ کہ ایک ہی جیسا خواب زید اور بکر نے دیکھا ہو۔ مگر زید کے خواب کی اور تعبیر ہو۔ اور بکر کے خواب کی اور تعبیر۔ چنانچہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں :۔

"خوابوں کی تعبیر ہر ایک کے حال کے موافق مختلف ہوا کرتی ہے۔ ایک دفعہ ابن سیرین کے پاس ایک شخص آیا۔ اور بیان کیا۔ کہ میں نے خواب میں دیکھا۔ کہ میں کوڑے کے ڈھیر پر ننگا کھڑا ہوں۔ ابن سیرین نے کہا۔ کہ اگر کوئی اور شخص کافر یا فاسق اس خواب کو بیان کرتا۔ تو میں اس کی تعبیر اور بیان کرتا۔ مگر تو اس تعبیر کے لائق نہیں۔ اس لئے سُن کہ کوڑے اور کھاد سے مراد یہ ہے۔ کہ تیرے صفات حسنہ سب لوگوں پر کھلے ہیں۔ کیونکہ ننگا ہونے سے انسان کا سب ظاہر ہو جاتا ہے اسی طرح لوگ تیری خوبیاں دیکھ رہے ہیں۔ تو مطلب اس سے یہ ہے کہ صالح آدمی کی خواب کی تعبیر اور ہوتی ہے۔ اور شقی کی اور" (البدر جلد اول نمبر ۱۱)

خواب سنانے کا وقت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سنت کے مطابق اس امر کو بھی پسند فرمایا ہے کہ خواب صبح کے وقت سنائی جائے۔ چنانچہ ایک دفعہ "ایک نوجوان نے عرض کی۔ کہ میں اپنا خواب بیان کرنا چاہتا ہوں۔ فرمایا۔ کل صبح کو بیان کرو۔ مسنون طریق یہی ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بھی صبح ہی کو خواب سنا کرتے تھے۔" (الحکم جلد ۶ نمبر ۲۸)

خواب اور فاسق وفاجر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ بھی بیان فرمایا ہے کہ سچی خواب کا آنا ایسی چیز ہے۔ جس سے فاسق و فاجر بھی بعض دفعہ حصہ لے لیتا ہے۔ ہاں مومن اور کافر کی ایسی خوابوں میں فرق ہے۔ حضورؑ فرماتے ہیں :-

"اللہ تعالےٰ نے وحی اور الہام کا مادہ ہر شخص میں رکھدیا ہے۔ کیونکہ اگر یہ مادہ نہ رکھا ہوتا۔ تو پھر حجت پوری نہ ہو سکتی۔ اس لئے جو نبی آتا ہے۔ اس کی نبوت اور وحی والہام کے سمجھنے کے لئے اللہ تعالےٰ نے ہر شخص کی فطرت میں ایک ودیعت رکھی ہوئی ہے۔ اور وہ ودیعت خواب ہے۔ اگر کسی کو کوئی خواب سچی کبھی نہ آئی ہو۔ تو وہ کیونکر مان سکتا ہے۔ کہ الہام اور وحی بھی کوئی چیز ہے۔ اور چونکہ خدا تعالےٰ کی یہ صفت ہے۔ کہ لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا۔ اس لئے یہ مادہ اس نے سب میں رکھدیا ہے۔ میرا یہ مذہب ہے۔ کہ ایک بدکار اور فاسق فاجر کو بھی بعض وقت سچی رویا آجاتی ہے۔ اور کبھی کبھی کوئی الہام بھی ہو جاتا ہے۔ گو وہ شخص اس کیفیت سے کوئی فائدہ اٹھاوے یا نہ اٹھاوے۔ جبکہ کافر و مومن دونوں کو سچی رویا آجاتی ہے۔ تو پھر سوال یہ ہے۔ کہ ان دونوں میں فرق کیا ہے۔ عظیم الشان فرق تو یہ ہے۔ کہ کافر کی رویا بہت ہی کم سچی نکلتی ہے۔ اور مومن کی کثرت سے سچی نکلتی ہے۔ گویا پہلا فرق کثرت اور قلت کا ہے۔ دوسرے مومن کے لئے بشارت کا حصہ زیادہ ہے جو کافر کی رویا میں نہیں ہوتا۔ سوم مومن کی رویا مصفیٰ اور روشن ہوتی ہے۔ بخلاف اس کے کافر کی رویا مصفےٰ نہیں ہوتی۔ چہارم مومن کی رویا اعلیٰ درجہ کی ہوگی۔" (الحکم جلد ۶ نمبر ۳۱)

ایک دفعہ ایک شخص نے حضور سے سوال کیا۔ کہ کیا کسی بدکار آدمی کو بھی نیک خواب آجاتی ہے۔ حضورؑ نے فرمایا :-

"ایک بدکار آدمی کو بھی نیک خواب آجاتی ہے۔ کیونکہ فطرتاً کوئی بد نہیں ہوتا۔ خدا تعالےٰ نے فرماتا ہے۔ مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَ الْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ۔ تو جب عبادت کے واسطے سب کو پیدا کیا ہے۔ سب کی فطرت میں نیکی بھی رکھی ہے۔ اور خواب نبوت کا حصہ بھی ہے۔ اگر یہ نمونہ ہر ایک کو نہ دیا جاتا۔ تو پھر نبوت کے مفہوم کو سمجھنا تکلیف مالا یطاق ہو جاتا۔ اگر کسی کو علم غیب بتلایا جاتا۔ وہ ہرگز نہ سمجھ سکتا۔ بادشاہ مصر کا جو کافر تھا۔ اسے سچی خواب آئی مگر سچی خواب کا انکار دراصل خدا کا انکار ہے۔ اور اصل میں خدا ہے۔ اور ضرور ہے۔ اسی کی طرف سے بشارتیں ہوتی ہیں۔ اور نیک خوابیں آتی ہیں۔ اور وہ پوری بھی ہوتی ہیں جس قدر انسان صدق اور راستی میں ترقی کرتا ہے۔ ویسے ہی نیک اور مبشر رویا بھی آتے ہیں" (البدر جلد ۲ نمبر ۱۷)

تعبیریں قیاسی ہوتی ہیں

تعبیروں کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ اصل بھی بیان فرمایا ہے کہ یہ صرف قیاس ہوتا ہے۔ یعنی خواب سن کر ایک قیاس کرتا ہے۔ کہ ایسا ہوگا۔ اور اگر وہ قیاس صحیح ہو۔ تو ویسا ہی ہو جاتا ہے۔ انبیاء علیہم السلام چونکہ خاص روحانی طاقتوں کے مالک ہوتے ہیں۔ اس لئے ان کی تعبیریں بہر صورت صائب اور درست ہوتی ہیں۔ حضور فرماتے ہیں :-

"خواب بھی ایک اجمال ہوتا ہے۔ اور اس کی تعبیر صرف قیاسی ہوتی ہے۔" (البدر جلد ۲ نمبر ۱)

خوابوں کی اقسام

خوابوں کے متعلق ایک دفعہ کسی شخص نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سامنے ذکر کیا۔ کہ میرے خیال میں یہ صرف خیالات ہوتے ہیں۔ اس سے بڑھ کر ان کی کوئی حقیقت نہیں ہوتی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا :-

"خواب کی تین قسمیں ہیں۔ نفسانی۔ شیطانی۔ رحمانی۔ نفسانی جیسے انسان کے اپنے نفس کے خیالات ہی متمثل ہو کر آتے ہیں۔ جیسے بلی کو چھیچھڑوں کے خواب۔ شیطانی وہ جیسے شیطانی اور شہوانی جذبات ہی نظر آویں۔ رحمانی وہ جیسے اللہ تعالےٰ کی طرف سے خبریں دی جاتی ہیں۔ اور بشارتیں دی جاتی ہیں" (البدر جلد ۳ نمبر ۱۷)

خواب میں تعطل حواس کیوجہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رویا و کشوف کی حقیقت کو بیان کرتے ہوئے اس امر پر بھی روشنی ڈالی ہے۔ کہ جیسے بیداری میں انسان کو ایک چیز کا علم ہوتا ہے۔ ویسے خواب میں کیوں نہیں ہوتا۔ حضور فرماتے ہیں :-

"اس بات کا جواب کہ پورا پورا علم جیسے بیداری میں ہوتا ہے۔ خواب میں کیوں نہیں ہوتا۔ اور خواب کے دیکھنے والا اپنی خواب کو خواب کیوں نہیں سمجھتا واضح ہو۔ کہ خواب اس حالت کا نام ہے۔ کہ جب بباعث غلبہ رطوبت مزاجی کہ جو دماغ پر طاری ہوتی ہے۔ حواس ظاہری و باطنی اپنے کاروبار معمول سے معطل ہو جاتے ہیں۔ پس جب خواب کو تعطل حواس لازم ہے تو ناچار جو علم اور امتیاز بذریعہ حواس انسان کو حاصل ہوتا ہے۔ وہ حالت خواب میں بباعث تعطل حواس نہیں رہتا۔ کیونکہ جب حواس بوجہ غلبہ رطوبت مزاجی معطل ہو جاتے ہیں۔ تو بالضرورت اس عمل میں بھی فتور آجاتا ہے۔ پھر بعلت اس فتور کے انسان نہیں سمجھ سکتا۔ کہ میں خواب میں ہوں۔ یا بیداری میں۔ لیکن ایک اور حالت ہوتی ہے۔ کہ جس سے ارباب طلب اور اصحاب سلوک کبھی کبھی متمتع اور محظوظ ہو جاتے ہیں۔ اور وہ یہ ہے کہ بباعث دوام مراقبہ اور حضور اور استیلاء شوق و غلبہ محویت ایک حالت غیبت حواس ان پر وارد ہو جاتی ہے۔ جسکا یہ باعث نہیں ہوتا۔ کہ دماغ پر رطوبت مستولی ہو۔ بلکہ اس کا باعث صرف ذکر اور شہود کا استیلاء ہوتا ہے اس حالت میں چونکہ تعطل حواس بہت کم ہوتا ہے۔ اس جہت سے انسان اس بات پر متنبہ ہوتا ہے۔ کہ وہ کسی قدر بیدار ہے۔ خواب میں نہیں۔ اور نیز اپنے مکان اور اس کے تمام وضع پر بھی اطلاع رکھتا ہے یعنی جس مکان میں ہے۔ اسکو برابر شناخت کرتا ہے۔ اور گرد کے لوگوں کی آوازیں بھی سنتا ہے۔ اور کل مکان کو بچشم خود دیکھتا ہے۔ صرف کسی قدر بحالت بے خبری غیبت حس ہوتی ہے۔ اور جو انسان خواب کی حالت میں اپنی رویا میں اپنے تئیں بیدار معلوم کرتا ہے۔ یہ علم بذریعہ حواس نہیں۔ بلکہ اس علم کا منشاء فقط روح ہے" (الحکم جلد ۵ نمبر ۳۷)

خوابوں میں فرق کیوجہ

خوابوں کے متعلق ایک سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ کیا وجہ ہے۔ کہ بعض کو اعلےٰ پایہ کی مصفا خوابیں آتی ہیں۔ اور بعض کو ویسی نہیں آتیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں :-

"ہر شخص کی خواب اس کی ہمت اور استعداد کے موافق ہوتی ہے۔ معبرین نے یہی لکھا ہے۔ خدا تعالےٰ کا فیضان ظرف اور استعداد کے موافق ہوتا ہے۔ خدا تو ایک ہی ہے۔ لیکن جیسے روشنی صاف اور روشن چیز پر جیسے شیشہ ہے۔ بہت صفائی سے پڑتی ہے۔ اسی طرح پر خدا تعالےٰ کے فیضان کا حال ہے۔ ہمارے نبی کریم صلعم کی ہمت بہت ہی بلند تھی۔ اس لئے قرآن شریف جیسا کلام آپ پر نازل ہوا" (الحکم جلد ۶ نمبر ۲۸)

خواب بینوں کی قسمیں

بعض لوگ ایک آدھ سچی خواب دیکھنے پر اس غلط فہمی میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ کہ وہ روحانیت میں بہت ترقی کر گئے ہیں۔ حالانکہ ایسا نہیں ہوتا۔ اس غلط فہمی سے لوگوں کو بچانے اور خواب دیکھنے والوں کے مدارج بتانے کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں :-

"آسمانی نشانوں سے حصہ لینے والے تین قسم کے آدمی ہوتے ہیں اول وہ جو کوئی ہنر اپنے اندر نہیں رکھتے۔ اور کوئی تعلق خدا تعالےٰ سے ان کا نہیں ہوتا۔ صرف دماغی مناسبت کیوجہ سے انکو بعض سچی خوابیں آجاتی ہیں۔ اور سچے کشف ظاہر ہو جاتے ہیں جنمیں کوئی مقبولیت اور محبوبیت کے آثار ظاہر نہیں ہوتے۔ اور ان سے کوئی فائدہ انکی ذات کو نہیں ہوتا۔ اور ہزاروں شریر اور بدچلن اور فاسق و فاجر ایسی بدبودار خوابوں اور الہاموں میں ان کے شریک ہوتے ہیں۔ اور اکثر دیکھا جاتا ہے۔ کہ باوجود ان خوابوں اور کشفوں کے ان کا چال چلن قابل تعریف نہیں ہوتا۔ کم سے کم یہ کہ ان کی ایمانی حالت نہایت کمزور ہوتی ہے۔"

"دوسری قسم کے خواب بین یا ملہم وہ لوگ ہیں۔ جنکو خدا تعالیٰ سے کسی قدر تعلق ہے۔ مگر کامل تعلق نہیں۔ ان لوگوں کی خوابوں یا الہاموں کی حالت اس جسمانی نظارہ سے مشابہ ہے۔ جبکہ ایک شخص اندھیری رات اور شدید البرد رات میں دور سے آگ کی روشنی دیکھتا ہے"

تیسری قسم کے ملہم اور خواب بین وہ لوگ ہیں۔ جن کے خوابوں اور الہاموں کی حالت اس جسمانی نظارہ سے مشابہ ہے۔ جبکہ ایک شخص اندھیری رات اور شدید البرد رات میں نہ صرف آگ کی کامل روشنی ہی پاتا ہے اور اسمیں چلتا ہے۔ بلکہ اس کے گرم حلقہ میں داخل ہو کر بکلی سردی کے ضرر سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ اس مرتبہ تک وہ لوگ پہنچتے ہیں جو شہوات نفسانیہ کا جوئی آتش محبت الٰہی میں جلا دیتے ہیں۔ اور خدا کے لئے تلخی کی زندگی اختیار کر لیتے ہیں" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲ تا ۲۲)

تمدن اسلام

سود کے خلاف سود خواروں کی آواز

از سمجھ سلمان

سود بظاہر ایک بہت نفع بخش چیز نظر آتی ہے۔ کہ ایک انسان تھوڑے سے سرمایہ سے نقصانات کے خطرہ سے محفوظ رہ کر قلیل عرصہ میں امیر بن جاتا ہے۔ اور عام طور پر ہندو ساہوکار جو سودی لین دین کرتے ہیں۔ وہ کافی روپیہ کے مالک دکھائی دیتے ہیں۔ اسی سے متاثر ہو کر بعض مسلمانوں نے بھی اس کا لین دین شروع کر دیا۔ حتیٰ کہ بعض ظاہر پرست علماء نے بھی بزعم خویش مسلمانوں کی اقتصادی ترقی و خوشحالی کا بہترین طریقہ یہی قرار دیا۔ کہ کسی نہ کسی طرح ان کے اندر سود کی لعنت کو رائج کر دیا جائے۔ چنانچہ طرح طرح کی رکیک تاویلوں اور باطل دلائل سے انہوں نے اس کا جواز ثابت کرنے کی کوشش کی۔

اسلامی تعلیمات سے انحراف کا نتیجہ

لیکن جیسا کہ ہم بارہا لکھ چکے ہیں۔ اسلام کی پیش کردہ تعلیمات سے روگردانی اور انحراف کسی صورت میں بھی فلاح و کامرانی کی طرف رہنمائی نہیں کر سکتا۔ اور اس کا لازمی نتیجہ ناقابل حل مشکلات کی صورت میں ظاہر ہو کر رہتا ہے۔ سودی کاروبار کی وجہ سے جو بے شمار نقصانات ہوتے ہیں۔ انہیں اگر نظر انداز کر دیا جائے۔ اور صرف اسی پہلو کو لیا جائے۔ جو بظاہر بہت دل کش اور جاذبیت اپنے اندر رکھتا ہے۔ یعنی مالی فائدہ۔ تو بھی ہمارا دعویٰ ہے۔ کہ سود خطرناک مصائب کا پیش خیمہ ہے۔

سودی تجارت کا حشر

کچھ عرصہ ہوا۔ اسی موضوع پر ہم بہت کچھ لکھ چکے ہیں۔ اور بتا چکے ہیں۔ کہ سودی کاروبار کرنے والوں کو جب خسارہ ہوتا ہے تو سب اگلی پچھلی جائداد بیچ کر بھی وہ اسے پورا نہیں کر سکتے اور دیکھتے ہی دیکھتے مفلس و قلاش ہو کر نان شبینہ کے محتاج ہو جاتے ہیں۔ فرض کرو۔ ایک شخص سو روپیہ کا گھی لا کر ایک منڈی میں رکھتا ہے۔ اس کی کفالت پر سودی روپیہ لے کر پھر ادھر سے آتا ہے۔ اور یہ سلسلہ یہاں تک وسیع ہوتا ہے۔ کہ وہ ہزارہا کا مال جمع کر دیتا ہے۔ ادھر یک لخت بھاؤ گر جاتا ہے۔ بتاؤ۔ اس کا کیا حشر ہوگا۔

جس کا ذاتی سرمایہ سو روپیہ سے زائد نہیں۔

پیپلز بنک آف انڈیا کی مثال

۱۹۱۳ء میں پیپلز بنک آف انڈیا نے فیل ہو کر سودی لین دین کی تباہ کاریوں کا ایسا دردناک اور روح فرسا نقشہ پیش کیا تھا۔ کہ اس کی موجودگی میں ہر ہوشمند سے ایک لعنت تسلیم کرنے پر مجبور ہوگا۔ ہم ان غریبوں یتیموں۔ بیواؤں۔ اور محتاج و ناکارہ لوگوں کی بے شمار چٹھیاں ہندو اخبارات سے پیش کر چکے ہیں۔ جن کی زندگی کا کل سرمایہ یا یوں کہو کہ آخری سہارا اس بنک میں سود کی لالچ کی وجہ سے جمع تھا۔ اور جس کے فیل ہونے سے وہ زندہ درگور ہو گئے۔ کئی ایک نے خودکشی کا عملاً ارتکاب کیا۔

امن و سلامتی کی راہ

غرضیکہ ایک بنک کے فیل ہونے سے سینکڑوں ہزاروں گھروں میں کہرام مچ گیا۔ اور صف ماتم بچھ گئی۔ دنیا ان کی آنکھوں میں اندھیر ہو گئی۔ اور زبان حال سے انہوں نے اس امر کا اعتراف کر لیا۔ کہ اسلام نے سودی لین دین کی جو مخالفت کی ہے۔ وہ بہت سی حکمتوں اور مصلحتوں پر مبنی ہے۔ اور گو بظاہر یہ کاروبار کتنا ہی پر منفعت اور خوشکن دکھائی دیتا ہو۔ لیکن سلامتی اور امن اسلام کی تعلیم پر چلنے میں ہی ہے۔

ہندو اور سود

ہندوستان میں ہندو سود خوار قوم ہے۔ اور اس میں شک نہیں۔ کہ اس سے انہوں نے دوسروں کا بے حد خون چوسا ہے۔ لیکن آخر اس کے نقصانات کی اہمیت ان پر بھی روز بروز واضح ہوتی جا رہی ہے۔ اور ہندو بھی دیکھنے لگے ہیں۔ کہ یہ رستہ انہیں کہاں تباہی اور بربادی کے عمیق غار میں گرا کر چھوڑے گا۔ چنانچہ انہوں نے اس کی کھلم کھلا مخالفت شروع کر دی ہے اور اخبارات اس کوشش میں لگ گئے ہیں۔ کہ ہندو سودی کاروبار چھوڑ کر صنعت و حرفت اور دوسرے پیشوں کی طرف متوجہ ہوں۔

ہندو ذہنیت اور اسلام کی فضیلت

ہر شخص کسی چیز کی برائی یا اچھائی کو اپنی مخصوص ذہنیت کی عینک سے دیکھنے پر مجبور ہے۔ سود صدہا قسم کی روحانی اخلاقی اور تمدنی خرابیوں اور فسادات کی جڑ ہے۔ لیکن ہندو نقطۂ نگاہ چونکہ اقتصادیات سے اوپر بہت کم جاتا ہے۔ اور وہ ہر چیز کے اچھے یا برے پہلو کو اسی ترازو سے ناپتے ہیں۔ اس لئے سب سے پہلے انہیں سودی کاروبار کی اقتصادی برائیاں ہی نظر آئی ہیں۔ کسی لحاظ سے ہی بہر حال وہ اس بات کو تسلیم کرنے پر آمادہ ہوئے ہیں۔ کہ سود ایک مضر چیز ہے۔ اور اگرچہ ہمیں یقین ہے کہ مالی لحاظ سے اس کے نقصانات پر آگاہ ہونے کے بعد وہ اس کے دوسرے مضر پہلوؤں کو بھی معلوم کر سکیں گے۔ لیکن اگر وہ اس طرف نہ بھی جائیں۔ اور اسی پہلو کو مد نظر رکھتے ہوئے ہی اسے ترک کر دیں۔ یا ترک کرنے کے لئے ہاتھ پاؤں ماریں۔ تو بھی اسلام کی صداقت دیگر مذاہب پر اس کی برتری اور اس کی تعلیم کا علیم و حکیم خدا کی طرف سے ہونا ظاہر ہے۔

ہندو قوم کو ملاپ کا مشورہ

معاصر ملاپ ۸ مئی نے "بدلو" کے عنوان سے ایک زوردار مقالہ افتتاحیہ شائع کر کے اپنی قوم سے استدعا کی ہے۔ کہ سودی کاروبار ترک کر دے۔ چنانچہ لکھا ہے۔

"میں اس بات کو نہیں مانتا۔ کہ ہندوؤں کے پاس دولت نہیں۔ دولت کا تو اب بھی گھاٹا نہیں ہے لیکن افسوس یہ ہے کہ یہ دولت ہندوؤں نے ان علاقوں اور ان لوگوں کے گھروں میں بکھیر رکھی ہے۔ جہاں سے اس کا واپس آنا دن بدن مشکل ہوتا چلا جا رہا ہے۔ اس لئے آج سے یہ فیصلہ کر لینا چاہیئے۔ کہ جن لوگوں کے پاس روپیہ ہے۔ وہ اسے سود پر نہیں دینگے۔ ساہوکارہ کا پیشہ جسے عام طور پر ہندو کر رہے ہیں۔ اسے کچھ عرصہ کیلئے چھوڑ دینا چاہیئے اور یہ روپیہ بجائے سود پر چڑھانے کے صنعت و حرفت کے کاموں میں لگا دینا چاہیئے۔ ۔۔۔ اب آپ کی دولت سود پر نہیں لگنی چاہیئے۔ جو انقلاب آ رہا ہے اس میں وہی لوگ زندہ رہ سکیں گے۔ جو اپنے ہاتھوں سے خود کام کرینگے یا دستکاری اور صنعت و حرفت میں اپنے روپیہ اور دماغ کو لگا سکیں گے۔ سود پر گزارہ کرنیوالے مکانوں کے کرایوں پر زندہ رہنے والے ملازمت کی تلاش کرنیوالے اور اس قسم کا دوسرا کاروبار کرنیوالوں کے راستہ میں بھاری مشکلات پیش آئینگی"

سود انسانوں کو نکما کر دیتا ہے

اسلام نے مخالفت سود میں ایک حکمت یہ بھی رکھی ہے کہ اس پر زندگی بسر کرنیوالوں کے دماغ معطل ہو جاتے ہیں۔ اور وہ اپنی خداداد قابلیتوں اور استعدادوں سے اپنی قوم اور ملک کو فائدہ پہنچانے کے قابل نہیں رہتے۔ مذکورہ بالا سطور میں "ملاپ" نے اس حقیقت کو بھی نہایت صفائی کے ساتھ تسلیم کر لیا ہے۔

تصویری زبان میں سود کے نقصانات

سودی کاروبار سے ہندوؤں کو روکنے کے لئے ۲۹ مئی کے پرچہ میں ملاپ نے تصویری زبان میں "دو کہانیاں" شائع کی ہیں۔ پہلی میں دکھایا گیا ہے کہ ایک ساہوکار گھر میں بیٹھ کر سود پر روپیہ دے رہا ہے اور پھر وصولی کے لئے قرضخواہ کے پیچھے مارا مارا پھرتا ہے۔ آخر تنگ آ کر وکیل کو بھاری فیس دیکر دعویٰ دائر کرتا ہے۔ اور مدتوں کچہریوں کی خاک چھانتا ہے۔ ڈگری ہو جاتی ہے تو عدالت سے گھر کو واپس آتے

نظارتوں کے اعلانات

تقرر عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ

برائے سال ۱۹۳۲ء

جماعت احمدیہ شیر کا چک ۲۷۸ ضلع لائلپور

پریزیڈنٹ و سکرٹری امور عامہ — میاں فضل حق صاحب ساکن چک امرایا ۲۴۳

سکرٹری تبلیغ — میاں عبد الحق صاحب ساکن چک امرایا ۲۴۳

سکرٹری مال و امین — میاں نور محمد صاحب شیر کا چک ۲۷۸

سکرٹری تعلیم و تربیت و محاسب و محصل — میاں قائم الدین صاحب

نائب سکرٹری تبلیغ — غلام قادر صاحب

جماعت احمدیہ انبالہ

اسسٹنٹ جنرل سکرٹری — میاں بشیر احمد صاحب بی اے

جماعت احمدیہ زیرہ ضلع فیروزپور

جنرل سکرٹری و سکرٹری مال — منشی فیض محمد صاحب

انسپکٹر تبلیغ — شیخ محمد الدین صاحب

سکرٹری تبلیغ — مولوی اللہ بخش صاحب

محصل — میاں علی مشیر صاحب

جماعت احمدیہ موگہ ضلع فیروزپور

جنرل سکرٹری و انسپکٹر تبلیغ — شیخ لعل محمد صاحب

سکرٹری تبلیغ و مال و امام صلوٰۃ — شیخ محمد یعقوب صاحب

جماعت احمدیہ کھوکھر غربی ضلع گجرات

پریزیڈنٹ — چوہدری سلطان علی صاحب ذیلدار

جنرل سکرٹری و سکرٹری تبلیغ — ملک میاں خان صاحب

سکرٹری مال — ملک اللہ دتا صاحب

محاسب — ملک احمد خان صاحب

سکرٹری تعلیم و تربیت — ملک مولوی محمد یوسف صاحب

جماعت احمدیہ دیپالپور ضلع منٹگمری

پریزیڈنٹ و سیکرٹری تبلیغ — بابو فضل الٰہی صاحب

جنرل سیکرٹری — مرزا آغا احسن صاحب

محاسب — چوہدری خورشید احمد صاحب

سیکرٹری تعلیم و تربیت — ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب

ناظر اعلیٰ۔ قادیان

جماعت احمدیہ فیروزپور کے کارکنوں میں تبدیلی

چونکہ حاجی اللہ بخش صاحب و بابو محمد عبد اللہ صاحب فیروزپور سے بالترتیب لاہور و رائی کھیت تبدیل ہو گئے ہیں اس لئے کارکنوں میں حسب ذیل تبدیلی کی گئی ہے۔ جس کی منظوری دی جاتی ہے۔ ناظر اعلیٰ

جنرل سکرٹری و آڈیٹر — بابو نواب الدین کلارک آرسنل

ڈسٹرکٹ سکرٹری تبلیغ و سکرٹری وصایا — بابو محمد جمیل احمد خان صاحب کلارک آرسنل

سکرٹری امور عامہ — حکیم عبد العزیز صاحب

سکرٹری تبلیغ تحصیل و شہر فیروزپور — شیخ محمد حسین صاحب

(ناظر اعلیٰ قادیان)

غلہ کی فراہمی کا انتظام

ذیل کی جماعتوں کے ان احباب کے نام دفتر میں پہنچ گئے ہیں جنہوں نے فصل ربیع کے چندہ کی وصولی کھلیانوں میں کرنیکا ذمہ اٹھایا۔ امید ہے۔ کہ بقیہ جماعتوں کے ایسے دوستوں کے نام بھی جلد دفتر میں بھجوائے جائیں گے۔ جنہوں نے اس مقدس کام کو جماعت کی خدمت کے لئے اپنے ذمہ لیا ہے۔ ان احباب کے نام حسب ذیل ہیں۔ جن کو غلہ کی فراہمی کے لئے ان کی جماعتوں نے منتخب کیا ہے۔

مولوی عبد الحق صاحب — جماعت بڑوہی

چوہدری لعل دین صاحب — ” رندھیر ننگل

چوہدری محمد الدین صاحب — ” گلانوالی و دوجووال

چوہدری عمر الدین صاحب — ” شادیوال

چوہدری اکبر علی صاحب — ” سدو کے

چوہدری فیروز الدین صاحب — ” ٹھٹھی

چوہدری عبد المجید خان صاحب — ویروال

چوہدری جھنڈے خان صاحب و چوہدری شاہ محمد صاحب — اندرا ہیری پور

چوہدری کریم بخش صاحب — بھاگو بھٹی

منشی عبد الکریم صاحب، مرزا محمد حسین صاحب، ماسٹر سراج الدین صاحب، پیر محمد شاہ صاحب — فتح پور

ایم نظام الدین صاحب — ڈیریانوالہ (ناظر بیت المال)

حصہ وصیت میں اضافہ

وصیت کے بارے میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے۔

”خدا تعالیٰ نے جو اعلیٰ حصہ مقرر کیا ہے وہ $\frac{1}{3}$ ہے اور ہر مومن کو کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ زیادہ سے زیادہ حصہ کی وصیت کرے۔ ہاں اگر اپنی مجبوریوں کی وجہ سے $\frac{1}{3}$ حصہ کی نہ کرسکے تو $\frac{1}{4}$ حصہ کی کرے۔ اگر $\frac{1}{4}$ حصہ کی نہ کرسکے تو $\frac{1}{5}$ حصہ کی کرے۔ اگر $\frac{1}{5}$ حصہ کی نہ کرسکے۔ تو $\frac{1}{6}$ حصہ کی کرے۔ اور اگر $\frac{1}{6}$ حصہ کی نہ کرسکے تو $\frac{1}{7}$ حصہ کی کرے۔ اور اگر $\frac{1}{7}$ حصہ کی نہ کرسکے تو $\frac{1}{8}$ حصہ کی کرے اور اگر $\frac{1}{8}$ حصہ کی نہ کرسکے تو $\frac{1}{9}$ کی کرے اور اگر کچھ بھی نہ کرسکے تو $\frac{1}{10}$ حصہ کی کرے“

اسی فرمان کی اتباع میں حال میں ڈاکٹر نذیر احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

کہ ازراہ کرم میری وصیت (حصہ آمد) ماہ مئی سے $\frac{1}{8}$ تحریر کرلیں۔ میں ماہ مئی ۱۹۳۲ء سے $\frac{1}{8}$ حصہ آمدنی کی وصیت کرتا ہوں اللہ تعالیٰ توفیق دے۔ اور ہر ایسے ابتلا سے بچاوے جو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب ہو۔ پہلے ڈاکٹر صاحب کی وصیت $\frac{1}{10}$ کی تھی۔ بعد میں $\frac{1}{9}$ حصہ کی وصیت کی اور اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے $\frac{1}{8}$ حصہ کی کی۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمالے۔ سیکرٹری مجلس کارپرداز مقبرہ بہشتی

ایک امام مسجد او مدرس

ایک صاحب جو بہت عرصہ سے گرلز سکول وغیرہ میں پانچویں جماعت تک تعلیم دیتے رہے ہیں۔ آجکل بیکار ہیں۔ پرانے احمدی ہیں ۱۹۰۲ء میں بیعت کی تھی۔ عیالدار ہیں۔ نیک اور مخلص ہیں اگر کسی صاحب کو اپنے بچوں کو پرائمری تک تعلیم دلانے کے لئے کسی معلم کی ضرورت ہو۔ یا کسی انجمن کو امام مسجد وغیرہ کے لئے ان کی خدمات کی ضرورت ہو۔ تو صیغہ ہذا سے خط و کتابت فرماویں۔

(ناظر تعلیم و تربیت قادیان)

مراسلات

خدمات اسلام اور جماعت احمدیہ

شائع شدہ اعلان کے مطابق مولوی جلال الدین صاحب شمس کا لیکچر میونسپل باغ بیرون دہلی دروازہ میں ۲۱ مئی ۱۹۳۷ء کو بعد نماز عشاء شروع ہو کر رات کے گیارہ بجے ختم ہوا۔ چوہدری محمد اسداللہ خان صاحب بیرسٹرایٹ لا صدر جلسہ تھے۔ قرآن مجید کی تلاوت کے بعد حکیم سراج الدین صاحب نے مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی ایک نظم مدح قرآن کریم میں خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ جس کے بعد فاضل لیکچرار نے خدمات اسلام اور جماعت احمدیہ کے موضوع پر تقریر کی۔

آپ نے فرمایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے جماعت احمدیہ خدا تعالےٰ کے حکم اور منشا کے ماتحت قائم کی۔ جس کی غرض خدمت اسلام ہے۔ اور یہی جماعت اس زمانہ میں حقیقی خادم اسلام ہے۔ اس امر کا ثبوت سورۃ جمعہ کی ابتدائی آیات کی تشریح کر کے پیش کیا۔ اس کے بعد ملی تنظیم اور ترقی مذہب کے لئے اس کی ضرورت پر روشنی ڈالی۔ اور فرمایا کہ کوئی قوم اور مذہب ترقی نہیں کر سکتا جب تک ان کے اندر حقیقی تنظیم موجود نہ ہو۔ اس کے بعد جماعت احمدیہ کی خدمات اسلام جو اس نے ہندوستان اور بیرون ہند کے تبلیغی مشن قائم کر کے کی ہیں۔ اور ان مشنوں کا جو اثر ان ممالک میں ہوا ہے۔ اس کا مختصر ذکر کیا۔ اور اس کے متعلق اخبارات کی آراء پڑھ کر سنائیں۔ جن میں اس حقیقت کا اعتراف کیا گیا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام آپ کے قائم کردہ سلسلہ احمدیہ کی علمی خدمات پر بھی روشنی ڈالی اور تردید عیسائیت اور آریہ مذہب کے متعلق خصوصاً جو خدمات سلسلہ احمدیہ نے کی ہیں۔ ان کا ذکر فرمایا اور اس علم کلام کے متعلق جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے ان مذاہب کی تردید میں پیش کیا ہے۔ اور اس کا ذکر مع اس کے مفید اثرات کے سنایا۔ اسی ضمن میں بہت سے ایسے مسائل پر روشنی ڈالی۔ جو مسلمانوں میں غلط طور پر رائج ہو کر اسلام کے لئے باعث نقصان ہو رہے تھے۔ اور جن کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اصلاح کی۔ اسی ضمن میں مسئلہ عصمت انبیاء۔ ناسخ منسوخ اور دجال اور اس کی حقیقت کے متعلق جو غلط عقائد اور خیال مسلمانوں میں رائج ہیں۔ ان کی تردید کرتے ہوئے تفصیل کے ساتھ اصل حقیقت حاضرین کے سامنے پیش کی۔

لیکچر نہایت عالمانہ اور بیش بہا معلومات پر مشتمل تھا جسے حاضرین نے بہت توجہ اور دلچسپی سے سنا۔ بعض لوگوں نے جو فساد کی نیت سے شامل جلسہ تھے۔ بے جا شور و غوغا کر کے حاضرین جلسہ کو پریشان کرنے کی کوشش کی لیکن فاضل مقرر نے نہایت اطمینان اور خوش اسلوبی سے اپنا لیکچر رات کے گیارہ بجے ختم کیا۔ پولیس نے اس موقعہ پر شورش کو روکنے کے لئے جو کوشش کی جس کے لئے وہ ہمارے شکریہ کی مستحق ہے۔

خاکسار:۔ سید ذوالادر شاہ نائب مہتمم تبلیغ جماعت احمدیہ لاہور

اڑیسہ میں تبلیغی وفد کا دورہ

ایک تبلیغی وفد جس میں مندرجہ ذیل احباب شامل تھے کٹک سے ۱۵ مئی کو روانہ ہوا۔

(۱) مولوی ظہور حسین صاحب مولوی فاضل مبلغ (۲) مولوی محمد عبدالستار صاحب ایم۔ اے۔ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کٹک (۳) مولوی عبدالمنعم صاحب بی۔ اے۔ سکرٹری جماعت احمدیہ کٹک (۴) منشی عباس علی خاں کٹک (۵) مولوی شیخ طاہر الدین صاحب بی۔ اے۔ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کیرنگ و تبلیغی سکرٹری جماعت احمدیہ کٹک (۶) عزیزم مکرم علی خاں احمدی طالب علم کیرنگ۔ وفد کے امیر مولوی عبدالستار صاحب مقرر ہوئے تھے۔ اور انہی کی صدارت میں ہر جگہ جلسے ہوتے رہے۔ وفد نے مندرجہ ذیل مقامات کا دورہ کیا۔

سری پار:۔ یہاں صرف ایک احمدی ہیں جن کا نام ماسٹر کالے خاں صاحب ہے۔ یہاں کے غیر احمدیوں اور ہندوؤں کو انفرادی طور پر تبلیغ کی گئی۔ نیز دو جلسوں میں جو رات کو کئے گئے۔ قصبہ کے غیر احمدی کثرت سے شامل ہوئے۔ جلسوں میں مولوی ظہور حسین صاحب۔ مولوی عبدالمنعم صاحب۔ مولوی طاہر الدین صاحب اور جناب صدر صاحب نے تقریریں کیں۔ ایک شخص عبدالوحید خاں صاحب نے بیعت کی۔ کئی ایک لوگ احمدیت کے بہت قریب آگئے ہیں۔ ان پر صداقت کھل گئی ہے۔ اور انہوں نے آئندہ بیعت کرنے کا ارادہ ظاہر کیا ہے۔

محلہ پدمپدا:۔ یہاں ایک متوفی احمدی بھائی جعفر خاں صاحب کے مکان میں جلسہ کیا گیا۔ جس میں محلہ کے غیر احمدی مرد اور عورتیں شریک ہوئے۔ مولوی ظہور حسین صاحب نے تقریر کی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام پہنچایا۔ لوگوں پر اچھا اثر ہوا۔ چند سوالات کے جواب دیئے گئے۔

محلہ نیابی:۔ یہاں کے لوگ بڑے متعصب ہیں۔ احمدیوں کو اپنے یہاں ٹھیرنے تک کی جگہ نہیں دیتے۔ ہم بغیر کسی اطلاع کے ان کے سرداروں سے ملے۔ بازار میں انہوں نے ہمیں بٹھلایا۔ مولوی ظہور حسین صاحب نے نہایت سنجیدگی سے انہیں تبلیغ کی۔ تقریر کے بعد انہوں نے چند سوالات کئے جن کے جواب مولوی صاحب نے دئے آخر انہوں نے کہا۔ کہ ہم اپنے عالم کو منگوا کر آپ کو اطلاع دینگے اس وقت تشریف لا کر آپ ہمارے عالم سے مباحثہ کریں۔

مانکا گوڑا:۔ یہاں ہمارے پانچ احمدی بھائی ہیں جس دن ہمارا وفد یہاں پہونچا اس دن اس محلہ میں شام کے وقت ایک ولیمہ کی تقریب تھی۔ جہاں اکثر غیر احمدی مدعو تھے۔ ہم نے اس تقریب میں تقریر کرنے کی اجازت چاہی۔ مگر نہ دی گئی۔ آخر ہم نے ایک جلسہ منعقد کیا جس میں تقریباً ۵۰ غیر احمدی شامل ہوئے۔ مولوی ظہور حسین صاحب نے بیاہ شادی کی بری رسوم کی خرابیاں بیان کیں۔ اور حضرت مسیح موعودؑ کا پیغام پہنچایا۔

کیرنگ:۔ اس میں تقریباً ۸۰۰ احمدی ہیں اور غیر احمدی صرف ۸۔۱۰ ہیں۔ مولوی عبدالرحمٰن صاحب کشمیری یہاں مقیم ہیں۔ اور وہ جماعت کی روح رواں ہیں۔ مولوی ظہور حسین صاحب کی یہاں تین تقریریں ہوئیں جن میں انہوں نے جماعت کو نصیحتیں کیں۔ یہاں کے زیادہ تر احباب زمیندار اور کاشتکار ہیں۔ جو خوب قوی اور ورزشی جسم رکھتے ہیں۔ مولوی عبدالرحمٰن صاحب نے یہاں ۳ ماہ تک قرآن شریف کا درس دیا۔ ان کا یہ کام قابل شکریہ ہے۔ نہ صرف اس جماعت میں بلکہ اڑیسہ کی دوسری جماعتوں میں بھی تنظیم کی کمی ہے۔ ہمارے پریذیڈنٹ مولوی عبدالستار صاحب ایم۔ اے اور مولوی ظہور حسین صاحب مولوی فاضل نے وعدہ کیا ہے کہ وہ عنقریب جماعتوں کی تنظیم کی طرف اپنی توجہ کو مبذول فرمائینگے۔ اور ینگ مینز احمدیہ ایسوسی ایشن قائم کریں گے۔

اس وفد نے تقریباً ۸۴ میل ریل کا۔ ۶۳ میل بیل گاڑی کا۔ ۴۶ میل موٹر کا۔ اور ۱۲ میل پیدل سفر کیا۔

میں ان تمام احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے اس وفد کو کامیاب بنانے میں ہر طرح کی مدد دی خصوصاً بھائی کالے خاں صاحب کی خدمات قابل تقلید ہیں۔ پھر میں ان تمام احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے وفد کے لئے کھانے پینے کا انتظام کیا۔ مولوی عبدالحمید خاں صاحب بی۔ اے۔ اور منشی شیر علی صاحب مانکا گوڑا اور جملہ احباب کیرنگ کی خدمات قابل تعریف ہیں۔ پھر میں مولوی ظہور حسین صاحب مبلغ کا شکریہ ادا کرتا ہوں جو تکلیف اٹھا کر ہمارے وفد میں شامل ہوئے اور وفد کو کامیاب بنایا۔ عباس علی خاں سکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ کٹک

سنٹرل جیل سرینگر میں ہندو مسلمان سیاسی قیدیوں میں فرق

مسلمان سیاسی قیدی	ہندو سیاسی قیدی
۱۔ سخت ترین مشقت مثلاً چکی پیسنا۔ شالی کٹوانا۔ لنگر میں رات بھر کام کرنا۔ رسی بٹنا۔ پریس مشین چلانا۔ سقہ کا کام کرنا۔ ہندو بارکوں میں صفائی کرنا۔ اور بستر جھاڑنا۔ زیادہ تر سنگین کوٹھڑی میں بند رکھنا۔ اور پھر سب وشتم اور مار پیٹ کرنا۔	۱۔ نہایت ہلکی مشقت مثلاً برائے نام چرخہ کاتنا۔ یا تمام دن لیٹے رہنا۔
۲۔ گندے اور پرانے بوسیدہ کپڑے اور بستر مٹی کے خراب پیالے۔ کھانے پینے کے لئے۔	۲۔ نیا لباس۔ ولائتی کمبل نئی قلعی شدہ تھالیاں اور لوٹے سلوار نما پاجامے پہننے سے انکار کرنے پر ہندو طرز کے پاجامے تیار کرا کر دینا۔
۳۔ روزانہ تلاشی کسی کے پاس تمباکو یا سگرٹ نکلنے پر اسے سخت سزا دینا۔	۳۔ باہر سے اچار۔ گوشت۔ چائے سگرٹ تمباکو۔ پھل وغیرہ خود جمعدار وغیرہ کا لا کر دینا۔
۴۔ تین ماہ میں ایک بار ملاقات کرنے کا موقعہ دینا۔	۴۔ روزانہ کئی بار ملاقات کا موقع دینا۔ ہر وقت ملاقاتی پنڈتوں کا ہجوم جیل پر ہوتا ہے۔ آتشک زدہ نائب داروغہ اپنے مکان میں قیدیوں کو لے جاتا ہے۔ اور خاطر تواضع کرتا ہے۔
۵۔ تمام سیاسی و اخلاقی مسلمان قیدیوں کے لئے جن کی تعداد پانچسو سے زائد ہے۔ صرف چار ٹنکے پانی کے ہیں۔	۵۔ صرف ستر کے قریب قیدیوں کے لئے چار ٹنکے مہیا ہیں۔
۶۔ مسلمان قیدیوں کو ہر ہفتہ اپنے کپڑے خود دھونے ہوتے ہیں۔	۶۔ مسلمان قیدیوں سے ہندوؤں کے کپڑے دھلوائے جاتے ہیں
۷۔ مسلمانوں کی بارکیں چھ بجے شام بند کر دی جاتی ہیں۔	۷۔ ہندوؤں کی بارکیں رات کے ۹ بجے بند کی جاتی ہیں۔ اور اکثر قیدی رات بھر کھلے رہتے ہیں
۸۔ نمبرداروں وغیرہ کو ہدایت ہے کہ ہر وقت تلاشی لی جائے۔ اور ناجائز چیز برآمد ہونے پر سزا دی جاتی ہے۔	۸۔ ایک بار ایک نمبردار کے تلاشی لینے اور سگرٹ برآمد کرنے پر نمبردار کو نائب داروغہ نے ہدایت کی۔ کہ آئندہ پنڈتوں کی تلاشی نہ لی جائے۔ ایسی آزادی ملنے پر ہر قسم کی ناجائز چیز حتیٰ کہ افیم بھی ان کی بارکوں میں موجود ہیں
۹۔ رات کے وقت سخت نگرانی	۹۔ رات کے وقت بارکوں سے نکال کر ڈیوڑھی میں لایا جاتا ہے۔ اور اپنے رشتہ داروں وغیرہ کے ساتھ فون پر باتیں کرنے کا موقعہ دیا جاتا ہے
۱۰۔ مسلمان ملازم چار یا پانچ بر تعداد۔ پریس میں تین چار مسلمان۔ اور شفاخانہ میں ایک معمولی کمپونڈر۔ اور ایک مسلمان جمعدار کو بوجہ مسلمان ہونے کے نکال دیا گیا ہے۔ اور ایک بناوٹی مقدمہ نائب داروغہ سے اس پر بنوایا گیا ہے۔	۱۰۔ سپرنٹنڈنٹ ہندو۔ داروغہ ہندو۔ نائب داروغہ ہندو۔ جمعدار ہندو۔ ڈاکٹر ہندو۔ کمپونڈر ہندو۔ بر تعداد زیادہ تر ہندو۔ پریس کے تقریباً سب ملازم ہندو۔ ہندوؤں کے آرام کی خاطر جیل گیٹ و ڈیوڑھی پر بھی ہندو مقرر ہیں۔

یہ ایک بہت مختصر سا خاکہ ہے جیل کا۔ لیکن وہاں سے سیاسی قیدیوں نے نکل کر جو حالات حلفیہ سنائے ہیں۔ وہ نہایت ہی افسوسناک اور قابل اعتراض ہیں۔ اور یہ سب کچھ نائب داروغہ امرناتھ ڈگرہ جو ایک کشمیری پنڈت ہے کے ایماء پر ہوتا ہے۔ یہ شخص ایک نہایت ہی کینہ ور متعصب اور متکبر ہے۔ اور یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ اس کو پرانا مرض آتشک ہے۔ حیرت ہے۔ کہ افسران بالا اس طرف ذرا بھی توجہ نہیں کرتے۔ کیا ریاست بھر میں اس جیسا شخص نہیں ملتا۔ جمعدار جیل جو ایک کشمیری پنڈت ہے۔ نہایت ظالم اور گرے ہوئے اخلاق کا انسان ہے۔ جیل میں بے شمار دیگر قسم کی بدانتظامیاں ہیں۔ رشوت ستانی کا بازار گرم ہے۔ اور ہر طرح غریب بے کس مسلم قیدیوں کو ستایا جاتا ہے۔ ضرورت ہے۔ کہ فوری ایک غیر جانبدار کمیشن تحقیقات جیل کے لئے مقرر کیا جائے۔ اور چند معززین کو جو حالات سے بخوبی واقف ہوں وزیٹر جیل مقرر کیا جائے تاکہ جیل میں جو بدانتظامیاں ہیں۔ ان کا سدباب ہو سکے۔ خصوصاً نائب داروغہ کا وجود نہایت قابل اعتراض ہے۔ کیونکہ وہ ایک متعدی مرض میں مبتلا ہے۔ اور اندیشہ ہے۔ کہ دیگر قیدیوں پر بھی اس کا اثر نمودار نہ ہو جائے۔ اس لئے اس کو جیل سے فوراً الگ کر دینے کی اشد ضرورت ہے۔ علاوہ اس کے وہ ایک سازشی آدمی ہے۔ اور مسلمانوں پر جھوٹے مقدمات بنا کر ان کو ملازمتوں سے الگ کراتا ہے۔ چنانچہ کئی واقعات ایسے ہوئے۔ تازہ واقعہ یہ ہے۔ کہ ایک مسلمان جمعدار محمد شیخ پر ایک بالکل بنادٹی مقدمہ بنا کر اور قیدیوں پر رعب ڈالکر گواہیاں اس کے خلاف دلائیں۔ اور اسے الگ کرا دیا۔ امید ہے۔ کہ افسران بالا جیل کے معاملات کی طرف خاص غور کریں گے۔ اور مسلم جمعدار کا معاملہ جو ابھی چل ہی رہا ہے۔ اور افسران بالا کے پاس ہے۔ امید ہے۔ کہ ہمدردانہ غور اس پر کیا جائیگا۔ جیل کے باقی مفصل و عبرتناک حالات بعد میں عرض کئے جائیں گے۔ (نامہ نگار)

غدارانِ قوم کے وفد کی تیاری

غداران قوم یعنے یوسف شاہ۔ اسد اللہ۔ مرزا غلام مصطفےٰ وغیرہ نے مسلمانوں کی تباہی کے لئے جو کچھ کیا۔ وہ مسلمانان کشمیر کو معلوم ہے۔ یوسف شاہ نے پہلے ان کا حامی اور مددگار بن کر ان کا ساتھ دیا۔ شیخ محمد عبد اللہ شیر کشمیر کو مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت کے لئے کھڑا کیا۔ مگر بعد میں محض ذاتی اغراض کے لئے حکومت کا دوست بنا۔ شیر کشمیر جو کہ ایک بے لوث اور سچا خادم قوم ہے یوسف شاہ کی خودغرضی کو دیکھ کر قوم کی خدمت میں لگا رہا۔ اور ہر طرح کے مصائب قوم کے لئے برداشت کئے۔ ایک دفعہ نہیں بلکہ کئی دفعہ متواتر جیل خانے میں گیا۔ اور اس وقت بھی وہ جیل کی مصیبت میں مبتلا ہے۔ غرضیکہ اس وقت اگر قوم کے لئے کوئی بہترین ہستی ہے۔ تو وہ جناب شیخ صاحب اور اس کی پارٹی ہے۔ یوسف شاہ کا اس خادم قوم پارٹی میں سے کسی ایک نے بھی ساتھ نہ دیا۔ آخر وہ اس پارٹی کے ساتھ مل گیا ہے۔ جسے اس نے اپنے وعظوں میں ایک وقت سخت قابل نفرت قرار دیا تھا۔

شیخ صاحب کی غیر حاضری میں ان کے حکم سے ۲۴ مئی کو ہم بطور وفد پرائم منسٹر صاحب کی خدمت میں گئے۔ اور قوم کے مفاد پر گفتگو کی۔ جسے پرائم منسٹر صاحب نے غور سے سنا۔ اب اس کے مقابلہ میں محض قوم فروشی کے لئے یوسف بابا غدار۔ دوسرے غداروں کی پارٹی میں شامل ہو کر پرائم منسٹر صاحب کے پاس جانا چاہتے ہیں۔ مسلمانو ہوشیار رہو!! یہ وفد ہرگز مسلمانوں کا نمائندہ نہیں ہے۔ بلکہ ایک قوم فروش وفد ہے۔

آپ کے سچے خادم

(مسلم نوجوانان کشمیر۔ سری نگر)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

انڈین فرنچائز کمیٹی کی رپورٹ شائع ہو گئی ہے۔ جس میں بالغوں کے لئے حق رائے دہندگی کو انتظامی نقطۂ نگاہ سے ناقابل عمل ظاہر کیا گیا ہے۔ اس کی مختلف صورتوں پر کمیٹی نے غور کیا۔ مگر سب کو ناقابل عمل پایا۔ کمیٹی نے سفارش کی ہے کہ جائداد بدستور حق رائے کی بنیاد رہے مگر اس کا درجہ بہت گھٹا دیا جائے۔ جو شخص اپر پرائمری یا اس درجہ تک تعلیم رکھتا ہو۔ نیز جو عورت خواندہ کہلا سکے اس کو یہ حق دیدیا جائے جن لوگوں کو کونسلوں کے لئے رائے کا حق ہو۔ ان کی بیویوں کو بھی یہ حق دیا جائے۔ ان سفارشات کے نتیجہ میں ستر لاکھ کی بجائے اب ۳۶ کروڑ ساٹھ لاکھ ووٹر ہو جائیں گے۔ اور اس طرح کل آبادی کا ۱۴۰۱۲ اور بالغ آبادی کا ۲۷۰۶ حصہ ووٹر بن جائے گا پہلے دس سال صوبجاتی کونسلوں میں عورتوں کے لئے دو فیصدی سے ۵ فیصدی نشستیں مخصوص کر دینے کی سفارش کی گئی ہے۔ کمیٹی نے کئی ایک امور کا فیصلہ فرقہ وار مسائل کے حل پر موقوف رکھا ہے۔ جاگیرداروں تاجروں کی ایسوسی ایشنز اور یونیورسٹیز کے لئے موجودہ نیابت کی بحالی کی سفارش کی گئی ہے۔ سفارش کی گئی ہے۔ کہ آج کل کونسلوں کے لئے ووٹر بننے کی جو شرائط ہیں۔ وہ اسمبلی کے لئے کر دی جائیں۔ نیز ہر انٹرنس پاس مرد اور ہر پرائمری پاس عورت کو اسمبلی کے لئے ووٹ کا حق دیدیا جائے۔

ملک معظم کی سالگرہ پر خطابات کی جو فہرست شائع ہوئی ہے۔ اس میں سر فضل حسین کو کے۔ سی۔ ایس۔ آئی کا خطاب دیا گیا ہے۔ بٹالہ کے سجادہ نشین نامر محی الدین صاحب خان بہادر بنا دئے گئے ہیں۔

بمبئی کی حالت اب روبہ اصلاح نظر آتی ہے امن قائم ہو رہا ہے۔ فسادات کے دوران میں آتش زدگی کی ۹۳ وارداتیں ہوئیں۔ جن سے ۵ ½ لاکھ روپیہ کا نقصان ہوا۔ لوٹ مار سے جو نقصان ہوا۔ اس کا اندازہ ابھی نہیں کیا جا سکا۔

ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے میزانیہ میں اٹھائیس کروڑ ۵ لاکھ ڈالر کا خسارہ ہے۔ اس کو پورا کرنے کے لئے تجارتی اشیاء پر محصول لگانے کی تجویز ہو رہی ہے

ڈاکٹر ٹیگور اسلامی ممالک کی سیاحت کے بعد واپس آ گئے ہیں۔ پریس کے نمائندہ سے آپ نے کہا۔ میں نے تمام دنیا کی سیاحت کی ہے مگر کبھی بھی لوگوں کے دلوں کے ساتھ اس قدر قریبی تعلق محسوس نہیں کیا۔ جس قدر عراق اور ایران کے سفر کے دوران میں کیا ہے۔ اسلامی دنیا اپنی تہذیب کی شاندار عظمت کا احساس رکھتی اور مہذب انسانوں کے متعلق اپنی ذمہ داری کو سمجھتی ہے۔ آپ اس سفرنامہ کو کتابی صورت میں شائع کریں گے۔

مہاراجہ کشمیر نے اعلان کیا ہے۔ کہ فسادات کے دوران میں تباہ شدہ مکانات کی ازسر نو تعمیر کیلئے ہندوؤں کو سرکاری جنگلات سے لکڑی مفت مہیا کی جائیگی۔ ہندوؤں کے جن مکانوں کو غیر معمولی نقصان پہونچا ہے۔ انہیں وہ مسلمان تعمیر کریں گے۔ جو بدقسمتی سے گرد و نواح میں بود و باش رکھتے ہیں۔

دارالعوام میں ۳۱ مئی کو وزیر ہند پر ہندوستان کے متعلق سوالات کی بوچھاڑ کی گئی۔ ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے آپ نے کہا۔ کہ وہ اخبارات جو حکومت کے خلاف غلط فہمی پیدا کرنے کے لئے غلط خبریں شائع کرتے رہتے ہیں۔ حکومت ان کے خلاف مقدمہ چلانے کا ارادہ رکھتی ہے۔

نظام گورنمنٹ نے ½ ۴ کروڑ روپیہ حیدرآباد کو آراستہ کرنے اور حفظان صحت کے اصول کے مطابق اس میں ترمیم کرنے کے لئے منظور کیا ہے۔

ایسوشی ایٹڈ پریس کے نامہ نگار شملہ کو معلوم ہوا ہے کہ حکومت فی الحال بلدیہ لاہور کے تعطل کا ارادہ نہیں رکھتی۔ البتہ بعض سرکش ارکان کے خلاف کارروائی کرنا چاہتی ہے۔

لاہور پولیس نے ۴ جون کو محلہ سرین میں ایک ہندو کے مکان پر چھاپہ مارا اور جعلی سکے۔ جعلی سکے بنانے کی مشین کچھ نامکمل بم اور بم سازی کا بہت سا سامان برآمد کیا۔ ایک سکھ اور ہندو اس سلسلہ میں گرفتار کیا گیا ہے۔

دہلی پولیس کے ایک مسلمان کنسٹیبل کے مکان سے کپڑے کے بنڈل میں لپٹے ہوئے دو بم ملے ہیں۔ انہیں دہلی پھینکنے کے شبہ میں ایک پڑوسی ہندو گرفتار کیا گیا ہے۔

لاہور کے سرکردہ ہندوؤں اور سکھوں نے ۳ جون کو ڈاکٹر مونجے کی صدارت میں ایک جلسہ کر کے مہاراجہ کشمیر سے درخواست کی ہے کہ جب تک ہندو مہا سبھا کا وفد ان سے ملاقات کر کے اپنی عرضداشت پیش نہ کر لے۔ وہ آئینی اصلاحات کے کمیشن کی سفارشات کو عملی جامہ نہ پہنائیں۔

گاندھی جی کے وطن احمد آباد کے قریب ایک گاؤں سے ہندو مسلم فساد کی خبر آئی ہے۔ جس میں کئی لوگ زخمی ہو گئے۔ فساد کی ابتدا کسی ہندو لڑکی کو چھیڑنے سے بتائی جاتی ہے۔ پولیس نے امن قائم کیا۔

دارالعوام میں ۳ جون کو ایک سوال کے جواب میں وزیر نوآبادیات نے کہا۔ کہ آئرش فری سٹیٹ کے ساتھ اٹاوا کانفرنس کے متعلق کوئی گفت و شنید نہیں کی گئی۔ کیونکہ اس نے اس معاہدہ کو مسترد کر رکھا ہے جو انگلستان کے ساتھ اس کا تھا۔ اور جب تک وہ لوگ معاہدوں کی پابندی پر متفق نہ ہونگے۔ ہم ان سے گفت و شنید نہیں کریں گے۔

سری نگر سے فری پریس کے نامہ نگار نے لکھا ہے کہ کشمیر کے ہندوؤں۔ سکھوں اور مسلمانوں کی ایک مشترکہ پرائیویٹ گول میز کانفرنس منعقد ہوگی۔ جس میں سمجھوتہ کی غرض سے اپنے اپنے مطالبات پر بحث کی جائیگی۔ معلوم ہوا ہے کہ سکھ اس شرط پر ہندوؤں کے ساتھ شامل ہونگے۔ کہ کشمیری پنڈت علیحدہ مطالبات نہ پیش کریں۔

کلکتہ سے ۲ جون کی خبر مظہر ہے کہ آئندہ دوشنبہ سے برنگالی ہوائی جہازوں کی آمد و رفت شروع ہو جانے پر کلکتہ سے لندن چھ روز میں پہنچنا ممکن ہو جائیگا۔

بمبئی میں دو جون کی صبح کو ایک مارواڑی کا گلا گھونٹ کر اسے ہلاک کر دیا گیا۔ اور اس کی جواہرات کی دوکان لوٹ لی گئی۔

لاہور کے ایک ہندو وکیل مسٹر پریم چندر یادیت نے وقفہ کے بغیر چار گھنٹے اور انچاس منٹ میں پانچ ہزار ایک سو تین ڈنٹر پیلے۔ اور عام چیلنج دیا ہے کہ کوئی شخص اس میں مقابلہ کر لے۔

آل انڈیا مسلم کانفرنس کی ورکنگ کمیٹی کا ایک اجلاس ۸ جون کو شملہ میں منعقد ہوگا۔ جس میں فرنچائز کمیٹی کی سفارشات پر غور کیا جائیگا۔

ضلع کرنال کے ایک چھوٹے سے قصبہ لوندی پورہ میں ۲ جون کو مسلمان مذبح تعمیر کر رہے تھے۔ کہ ہندوؤں نے چھریوں اور لاٹھیوں سے مسلح ہو کر حملہ کر دیا۔ ۳ مسلمان قتل اور ۳۰ کو زخمی کر دیے۔ جن میں سے آٹھ کی حالت نازک بیان کی جاتی ہے۔ ہندوؤں کا کوئی نقصان نہیں ہوا۔ تاحال مجرم گرفتار نہیں کئے گئے۔ مسلمان سخت مصیبت میں ہیں۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ غلام نبی